قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوھَا النَّاسَ فَاِنَّھَا نِصْفُ الْعِلْمِ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم فرائض خود بھی سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اسلئے کہ نصف علم ہے

الحمد للہ کہ رسالہ موسومہ

بہ

خزینۃ الفرائض

جس میں مسائل ارث وطریق تقسیم ترکہ ونیز بعض دیگر ضروری مسئلے جو فرائض سے تعلق رکھنے والے ہیں نہایت سادے اور عام فہم لفظوں میں بیان کئے گئے ہیں

مؤلفہ

جناب مولنا مولوی محمد عبد المتین صاحب بہاری مدرس مدرسہ عزیزیہ بہار شریف

باہتمام

(حکیم) محمد ثمین بہاری سند یافتہ طبیہ اسکول پٹنہ

قومی پریس لمیٹیڈ بانکی پور پٹنہ میں طبع ہوا

۱۳۵۳ھ

بار اول ایکہزار (۱۰۰۰)

قیمت ۵

جس کتاب پر ثمینی کتبخانہ تجارتی کی مہر نہ ہو وہ مسروقہ سمجھی جائیگی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم فرائض خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اسلئے کہ یہ نصف علم ہے

الحمد للہ کہ رسالہ موسومہ

بہ

خزینۃ الفرائض

جس میں مسائل ارث وطریق تقسیم ترکہ و نیز بعض دیگر ضروری مسئلے جو فرائض سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ نہایت سادے اور عام فہم لفظوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

مؤلفہ

جناب مولانا مولوی محمد عبد المتین صاحب بہاری مدرس مدرسہ عزیزیہ بہار شریف

باہتمام

(حکیم) محمد ثمین بہاری سند یافتہ طبیہ اسکول۔ پٹنہ

قومی پریس لمیٹڈ بانکی پور پٹنہ میں طبع ہوا

قیمت ۵۰ ؍

دیباچہ

اسلامی دنیا میں ایک مسلم پر مسلمان ہونے کی حیثیت سے جس طرح قرآن و حدیث ۔ فقہ و تفسیر اور دیگر علوم دینیہ و مسائل شرعیہ کا جاننا لازم و واجب ہے اسی طرح علم الفرائض بھی ناقابل گریز ہے ۔ اور فرمان نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) تعلموا الفرائض وعلموھا الناس فانھا نصف العلم اسکے ضروری ہونے کیلئے کافی دلیل ہے بلکہ نصف العلم ہونیکا امتیازی لقب علم فرائض کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں۔

کثرت مشاغل و قلت فرصت کے باوجود اپنے بعض عزیزوں دوستوں و اکثر طلبہ کے اصرار نے مجکو اس رسالہ کی ترتیب پر مجبور کیا ۔ یوں تو اس فن کے بہتیرے رسالے چھپے اور شائع ہوئے لیکن اس صفت کا جامع رسالہ جو علم فرائض کے تمام جزویات کو حاوی ہونیکے باوجود سہل عام فہم ہو آنکھوں نے نہیں دیکھا ۔ نہایت محنت و جانفشانی کیساتھ مشکل مشکل جزویات کا حل اسمیں اچھی طرح کیا گیا ہے ۔ اور ہر ایک مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے غایت سہولت کیلئے اکثر مقام پر عملی نقشہ بھی دکھلا دیا گیا ہے ۔ عموماً علم فرائض میں جن چیزوں کی واقفیت ضروری ہے ۔ انکا کافی ذخیرہ اس رسالہ میں موجود ہے ۔

اخیر میں یہ دعا ہے کہ خداوند قدوس اس رسالہ کو لوگوں کے لئے مفید ثابت کرے و مقبول عام بنائے اور مجھے توفیق خیر عطا کرے ۔ آمین ۔

محمد عبد المتین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بیان وراثت

وراثت ایک ایسا غیر اختیاری حق ہے کہ جس میں نہ دینے والے کا کوئی اختیار ہے نہ لینے والے کا۔ اگر کوئی مورث چاہے کہ فلاں وارث کو حصّہ نہ ملے تو ایسا نہیں ہو سکتا وارث کے لئے جو حق شریعت نے مقرر کیا ہے وہ مورث کے انتقال کے بعد پائیگا۔ البتہ اگر مانع شرعی موجود ہو تو وارث محروم ہو جائیگا۔ مثلاً مورث مسلمان ہو اور وارث کسی دوسرے دین پر ہو تو وارث کو مسلمان مورث کے مال میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ اسی طرح برعکس صورت میں۔

بیان ترکۂ میت

میت کے چھوڑے ہوئے مال میں بہ ترتیب ذیل چار حق متعلق ہیں۔

(۱) میت کی تجہیز و تکفین میں شرعی طور پر میت کی حیثیت کے مطابق اوسط درجہ پر بغیر زیادتی و کمی کے صرف کیا جائے۔

(۲) تجہیز و تکفین کے بعد بچے ہوئے مال سے میت کے ذمہ جو قرض ہے ادا کیا جائے۔
(۳) اگر میت نے وصیت کی ہو تو باقی مال کے تہائی میں وصیت جاری کیجائے۔
(۴) مذکورہ بالا تین حقوق کے بعد جو مال بچے وہ ورثہ پر مطابق حکم شریعت تقسیم کیا جائے۔

بیان محرومیت ارث

چار چیزیں ترکہ سے محروم کر دیتی ہیں

(۱) **غلامی** کامل درجہ کی ہو خواہ ناقص درجہ کی۔
(۲) **قتل مورث** جس سے قصاص یا کفارہ لازم آئے۔
(۳) **اختلاف دین**۔ پس اگر کوئی مسلمان مرجائے اور ہندو یا عیسائی یا یہودی رشتہ دار کو چھوڑے تو ان سبھوں کو مسلمان کے مال سے کچھ نہ ملے گا۔ اسی طرح کوئی عیسائی یا یہودی یا ہندو مرجائے اور مسلمان رشتہ دار کو چھوڑے تو مسلمان کو انکے مال سے کچھ نہیں ملے گا۔
(۴) **اختلاف دارین**۔ مسلمانوں کے علاوہ کیلئے۔ حقیقۃً اختلاف دارین ہو یا حکماً۔ حقیقۃً اختلاف کی مثال یہ ہے۔ ایک کافر دار الحرب میں مرا اور اپنا وارث دار الاسلام چھوڑا جو کہ ذمی ہے تو اس صورت میں کافر کا مال نہ ذمی کو اور نہ ذمی کا مال کافر کو ملے گا۔ اور حکماً کی مثال یہ ہے۔ کافر وارث و مورث دونوں دو بادشاہ کی سلطنت میں مقیم ہوں ان میں سے کوئی مریگا دوسرے کو ترکہ نہیں ملے گا۔

وہ حصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں

قرآن شریف میں چھ حصے مذکور ہیں۔ نصف۔ ربع۔ ثمن۔ ثلث۔ ثلثان۔ سدس۔ ان حصے کے پانیوالے کو اصحاب فرائض یا ذوی الفروض کہتے ہیں۔

بیان اصحاب فرائض

کل اصحاب فرائض بارہ ہیں۔ چار مرد اور آٹھ عورتیں۔ تفصیل مندرجۂ ذیل ہے۔
باپ۔ دادا۔ شوہر۔ اخیافی بھائی۔ بیوی۔ اخیافی بہن۔ ماں۔ نانی دادی۔ بیٹی۔ پوتی۔ حقیقی بہن۔ علاتی بہن۔

بیان احوال اصحاب فرائض

(۱) باپ کی تین حالتیں ہیں۔ میت کے بیٹا یا پوتا اولاد مذکر موجود ہوں تو صرف سدس اور اگر بیٹی یا پوتی موجود ہو تو سدس ذوی الفروض کے اعتبار سے اور باقی عصبہ کی بنا پر اور اگر اولاد نہ ہو تو محض عصبہ کی حیثیت سے ترکہ ملے گا۔

(۲) دادا۔ اسکی بھی تین حالتیں ہیں مثل باپ کے۔ لیکن باپ کی موجودگی میں محجوب ہوگا۔ فائدہ چار مسئلے میں دادا باپ کے مثل نہیں ہے۔ دادی دادا کے ساتھ ترکہ پاتی ہے۔ اور باپ کے ساتھ محجوب۔ میت جب ماں باپ اور احدالزوجین کو چھوڑے تو ماں کو تہائی مال احدالزوجین کو حصہ دینے کے بعد جسقدر باقی ہے اسمیں سے ملے گا۔ اور اگر بجائے باپ کے دادا ہو تو ماں کو جمیع مال کا ثلث ملے گا۔ عینی اور علاتی بھائی بہن باپ کی موجودگی

میں بالاتفاق ساقط ہو جاتے ہیں۔ اور دادا کی موجودگی میں بالکل بالاتفاق ساقط نہیں ہوتے بلکہ صرف امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک مُعتق کا باپ بیٹا کے ساتھ چھٹا حصہ پاتا ہے۔ اگر بجائے باپ کے دادا ہو تو دادا کو کچھ نہیں ملتا ہے کل کا مستحق بیٹا ہوتا ہے۔ آخر جزو میں طرفین کا بھی اتفاق ہے۔

(۳) **شوہر**۔ اسکی دو حالتیں ہیں۔ جب زوجہ کی اولاد ہو تو ربع۔ جب اولاد نہ ہو تو نصف ملے گا۔

(۴) **اخیافی بھائی**۔ اس کی تین حالتیں۔ ایک ہو تو سدس ملیگا۔ دو یا زائد ہوں تو ثلث ملے گا۔ باپ یا دادا یا میت کی اولاد موجود ہو تو محجوب ہوگا۔ یہاں تک ذوی الفروض مذکر کا بیان تھا اب ذوی الفروض مؤنث کا بیان شروع ہوتا ہے۔

(۵) **بیوی**۔ اسکی دو حالتیں ہیں۔ اگر شوہر کی اولاد ہو تو ثمن (آٹھواں حصہ) پائیگی جب اولاد نہ ہو تو ربع (چوتھائی مال) پائیگی۔

(۶) **اخیافی بہن**۔ اخیافی بھائی کی طرح اسکی بھی تین حالتیں۔ اور بالکل اسکے مثل ہے۔

(۷) **ماں**۔ اسکی چار حالتیں ہیں۔ جب کوئی اولاد یا دو بھائی یا دو بہن کسی جہت کے ہوں تو سدس (چھٹا حصہ) پائیگی۔ جب یہ لوگ موجود نہ ہوں تو کل مال کا ثلث (تہائی) پائیگی اگر ماں کے ساتھ زوج۔ یا زوجہ ہو تو اُسکو حصہ دینے کے بعد جو مال بچا ہو اُسکا ثلث (تہائی) ماں کو ملیگا۔ اگر باپ نہ ہو اور دادا ہو تو ماں کو کل مال کا تہائی ملیگا۔

(۸) **نانی دادی**۔ اسکی دو حالتیں۔ ہر حال میں سدس (چھٹا حصہ) پائینگی۔ ماں کی موجودگی میں دونوں محجوب۔ اور باپ کی موجودگی میں جدہ بواسطہ اب یعنی دادی فقط محجوب ہوگی۔

(۹) **بیٹی**۔ اسکی تین حالتیں ہیں۔ ایک ہو تو نصف پائیگی۔ دو یا اُس سے زیادہ

ہوں تو دو تہائی پائینگی۔ بیٹا کے ساتھ للذکر مثل حظ الانثیین یعنی بیٹا کو بیٹی کا دونا حصہ ملیگا۔ اور اس صورت میں بیٹی عصبہ ہو جائیگی۔

(۱۰) پوتی۔ اسکی چھ حالتیں ہیں۔ ایک ہو تو نصف مال۔ دو یا زائد ہوں تو ثلثان۔ (دو تہائی مال) اگر ایک یا چند پوتیوں کے ساتھ ایک بیٹی ہو تو پوتیوں کو سدس (چھٹا حصہ) اور اگر دو بیٹی یا زائد کے ساتھ ہوں تو محجوب۔ اور اگر پوتیوں کے ساتھ پوتا یا پرپوتا موجود ہو تو للذکر مثل حظ الانثیین یعنی پوتا کو پوتی کا دونا حصہ ملیگا۔ اور اگر بیٹا موجود ہو تو پوتے وپوتیاں محجوب ہونگے۔

(۱۱) حقیقی بہن۔ اسکی پانچ حالتیں ہیں۔ ایک ہو تو نصف مال۔ دو یا زائد ہوں تو ثلثان (دو تہائی) حقیقی بھائی بھی موجود ہو تو للذکر مثل حظ الانثیین یعنی بھائی کو بہن کا دونا حصہ۔ بیٹی یا پوتی بھی موجود ہو تو انکو دیکر جو باقی بچے۔ اس صورت میں بہن عصبہ ہو جائیگی

لقولہ علیہ السّلام اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة ۱۲

باپ یا دادا یا بیٹا یا پوتا موجود ہو تو کچھ نہیں پائے گی

(۱۲) علاتی بہن۔ اسکی نو حالتیں ہیں۔ ایک ہو تو نصف مال۔ دو یا زائد ہوں تو ثلثان یعنی دو تہائی مال۔ اس کے ساتھ ایک حقیقی بہن بھی ہو تو سدس یعنی چھٹا حصہ۔ دو یا زیادہ حقیقی بہنوں کے ساتھ ترکہ سے محروم۔ اگر علاتی بھائی بھی موجود ہو تو للذکر مثل حظ الانثیین یعنی علاتی بھائی کو دوہرا حصہ اور علاتی بہن کو اسکا آدھا۔ اگر بیٹی یا پوتی موجود ہو تو انکو دیکر جو باقی رہے اس صورت میں علاتی بہن عصبہ ہو جائیگی۔ اگر باپ یا دادا یا بیٹا یا پوتا موجود ہو تو علاتی بھائی بہن ترکہ سے محروم رہیں گے۔ حقیقی بھائی کے موجودگی میں علاتی بھائی و بہن محروم رہینگے۔ حقیقی بہن جس وقت عصبہ ہو تو علاتی بہن کچھ نہیں پائیگی۔

بیان عصبات

جو لوگ ذوی الفروض کے عدم موجودگی میں کل مال اور ذوی الفروض کے ساتھ انکے حصے کے بعد باقی بچا مال پاتے ہیں وہ عصبہ ہیں۔ اسکی تین قسمیں ہیں۔ عصبہ بنفسہ۔ عصبہ بغیرہ۔ عصبہ مع غیرہ۔

تعریف:۔ عصبہ بنفسہ ہر وہ مذکر ہے کہ جب اسکی نسبت میت کی طرف کیجائے تو عورت کا واسطہ نہ ہو۔ انکی چار قسمیں ہیں۔ اور مندرجہ ذیل ترتیب سے وہ لوگ ترکہ کے مستحق ہوں گے۔

(۱) **میت** کے اولاد ذکور یعنی بیٹا۔ پوتا۔ پردتا۔ اور اسکی اولاد جہانتک نیچے ہوں۔

(۲) **باپ**۔ دادا۔ پردادا۔ چھڑ دادا۔ جہانتک اوپر ہوں۔ (۳) بھائی اور اسکے مذکر اولاد پہلے حقیقی بھائی اور اسکی اولاد۔ اسکے بعد علاتی بھائی اور اسکی اولاد۔ (۴) چچا اور اسکی اولاد ذکور حقیقی چچا اور اسکی اولاد اور اولاد کی اولاد مقدم ہونگے۔ علاتی چچا اور اسکی اولاد اور اولاد کی اولاد پر۔

عصبہ بغیرہ۔ وہ ذوی الفروض عورتیں ہیں جو مردوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں انکی بھی چار قسمیں ہیں (۱) بیٹی بیٹیاں (۲) پوتی پوتیاں پروتی پروتیاں (۳) حقیقی بہن بہنیں (۴) علاتی بہن بہنیں۔ اپنے اپنے بھائیوں کے ساتھ۔

عصبہ مع غیرہ۔ یہ وہ ذوی الفروض عورتیں ہیں جو دوسری ذوی الفروض عورتوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں۔ انکی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی بہن بہنیں (۲) علاتی بہن بہنیں۔ میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ۔

فائدہ۔ اوپر جو کچھ لکھا گیا وہ عصبہ نسبیہ کا بیان تھا۔ عصبہ کی دوسری قسم عصبہ سببیہ

بھی ہے۔ چونکہ ہندوستان میں اسکی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ اسلئے میں نے اسکا بیان چھوڑ دیا۔

بیان ذوی الارحام

ذوی الارحام ان رشتہ داروں کو کہتے ہیں۔ جو نہ اصحاب فرائض میں سے ہیں۔ نہ عصبات میں سے۔ اصحاب فرائض وعصبات کی عدم موجودگی میں یہ لوگ ترکہ کے مستحق ہوتے اور بترتیب ذیل ترکہ پاتے ہیں۔ انکی چار قسمیں ہیں (۱) بیٹیوں پوتیوں کی اولاد یعنی نواسا۔ نواسی اور انکی اولاد جہانتک نیچے ہوں۔ اگر دو چار نواسے نواسیاں موجود ہوں تو حسب قاعدہ مذکورہ نواسے کو نواسیوں کا دونا حصہ ملے گا۔ (۲) نانا۔ نانا۔ نانی کے باپ جہانتک اوپر ہوں۔ اور ماں کی دادی۔ اور ماں کی دادی کی ماں جہاں تک اوپر ہوں (۳) بہن کی اولاد اور حقیقی وعلاتی بھائی کی بیٹیاں اور اخیافی بھائی کے اولاد مذکر ومؤنث جہانتک نیچے ہوں (۴) پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ۔ اخیافی چچا وغیرہ۔

بعض ایسے ورثہ کا بیان جو ہمیشہ ترکہ پاتے ہیں

چھ شخص بالکلیہ ترکہ سے محجوب نہیں ہوتے۔ گرچہ انمیں بعض شخص کیلئے حجب نقصان (حصہ کی کمی) ہوتا ہے۔ وہ تین مرد اور تین عورتیں ہیں۔ جنکی تفصیل یہ ہے۔ بیٹا۔ باپ۔ شوہر۔ بیٹی۔ ماں۔ بیوی۔ انکے علاوہ جتنے ورثہ ہیں۔ عام ازیں کہ عصبات میں سے ہوں یا ذوی الفروض میں سے۔ وہ کبھی ترکہ پاتے ہیں اور کبھی نہیں بھی پاتے ہیں۔

بعض ایسے لوگوں کا بیان جنکو ترکہ نہیں ملتا

(۱) عورتوں کو سوتیلے اولاد کے مال میں سے کچھ نہیں ملتا۔

(۲) مردوں کو سوتیلے اولاد کے مال میں سے کچھ نہیں ملتا (۳) بیوی کی اولاد کو دوسرے شوہر کے مال میں سے کچھ نہیں ملتا۔ مثلاً ہندہ نے زید سے شادی کی اور دو لڑکے پیدا ہوئے اور خود زید انتقال کر گیا یا ہندہ کو طلاق دیدیا۔ پھر ہندہ نے دوسری شادی خالد سے کی تو ان دونوں لڑکوں کو خالد کے انتقال کے بعد اسکے مال سے کچھ نہیں ملے گا۔

(۴) شوہر کی اولاد کو دوسری بیوی کے مال سے کچھ نہیں ملتا۔ مثلاً عثمان نے شادی کی اور چند لڑکے پیدا ہوئے۔ اور پھر دوسری شادی کی تو ان لڑکوں کو اس دوسری بیوی کے انتقال کے بعد اس کے مال میں سے کچھ نہیں ملیگا (۵) پتوہ کو سسر کے مال میں سے کچھ نہیں ملتا (۶) چچی کو اپنے شوہر کے بھتیجا کے مال میں سے کچھ نہیں ملتا (۷) ساس کے مال متروکہ میں سے داماد کو نہیں ملتا (۸) سالا۔ سالی کو بہنوئی کے مال میں سے کچھ نہیں ملتا (۹) متبنّیٰ کو ترکہ نہیں ملتا حالت صحت میں دینا یا وصیت کرنا جائز ہے۔ مگر بطور وصیت تہائی مال سے زیادہ نہیں ملیگا۔ (۱۰) ایک دوست کو دوسرے دوست کا ترکہ نہیں ملتا۔ (۱۱) ممانی کو اپنے شوہر کے بھانجا کا ترکہ نہیں ملتا۔ (۱۲) عورتوں کو اپنے شوہر کے بھائی (دیور) کا ترکہ نہیں ملتا۔

چند ضروری مسئلے

(۱) ترکہ پانے کے لئے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جس طرح ایک دراز عمر والا شخص وارث ہو سکتا ہے۔ کم سن بچہ بھی وارث ہوگا۔ بلکہ جو بچہ مورث کے انتقال کے وقت ماں کے پیٹ میں موجود تھا وہ بھی ترکہ کا مستحق ہوگا۔ اسکی پوری تفصیل ان شاء اللہ حمل کے بیان میں آئے گی۔

(۲) اگر کسی عورت کا شوہر باہم صحبت کے قبل مرگیا تو وہ عورت ترکہ پائیگی۔
(۳) حرامی لڑکا اپنی ماں کے مال کا ترکہ پائے گا۔ زانی کے مال سے اسکو کچھ نہیں ملیگا۔
(۴) جو لڑکا زنا سے پیدا ہوا ہو اسکو زانی کا ترکہ نہیں ملے گا گرچہ اس کی ماں زانیہ اس زانی سے اسکے بعد شادی کرلے۔
(۵) ایک عورت کو کسی مرد سے ناجائز تعلق تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان دونوں میں نکاح ہوگیا اگر کوئی لڑکا لڑکی نکاح کے وقت سے چھ ماہ کے قبل تولد ہوں تو وہ حرامی ہونگے اور زانی کا ترکہ نہ پائینگے۔ اور اگر چھ ماہ کے بعد پیدا ہوں تو وہ ثابت النسب ہوں گے اور ترکہ پائیں گے۔

بیان مخارج فروض

جو حصے قرآن شریف میں مذکور ہیں وہ چھ ہیں۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ قسم اول۔ نصف ربع۔ ثمن۔

قسم دوم۔ ثلث۔ ثلثان۔ سدس۔ انفرادی میں ہر ایک کا مخرج اسکا ہمنام عدد ہوگا۔ سوائے نصف کے۔ یعنی نصف کا مخرج دو۔ ربع کا چار۔ ثمن کا آٹھ۔ ثلث۔ ثلثان کا تین۔ سدس کا چھ ہوگا۔ اور اگر نوع اول کا بعض نوع ثانی کے بعض یا کل حصے کے ساتھ جمع ہو تو اسکی چار صورتیں ہونگی۔

(۱) جب قسم اول کا نصف قسم ثانی کے بعض یا کل کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ چھ سے ہوگا۔
(۲) جب قسم اول کا ربع قسم ثانی کے بعض یا کل کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ بارہ سے ہوگا۔
(۳) جب قسم اول کا ثمن قسم ثانی کے بعض یا کل کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ چوبیس سے ہوگا۔

(۴) جب دو قسموں میں سے ایک ہی قسم کے چند حصے جمع ہوں تو مسئلہ بڑے عدد سے ہوگا۔ فائدہ کا جملہ مخارج فروض سات ہیں ۲-۳-۴-۶-۸-۱۲-۲۴- انہی سے مسئلے بنتے ہیں لیکن اعداد سہام ورؤس کے درمیان عدم موافقت اور کسر واقع ہونے کی وجہ سے ان مخارج پر زیادتی اور کمی کے بہت سے قاعدے جاری کئے جاتے ہیں۔ جنکا بیان آگے آئیگا۔

بیان عول

جب ذوی الفروض کا حصہ مخرج سے زیادہ ہوجاتا ہے تو مجموعہ حصے کو مخرج قرار دیتے ہیں اور اسی کو عول کہتے ہیں۔ عول کے قاعدے صرف تین مخارج میں یعنی ۶-۱۲-۲۴- میں جاری ہوتے ہیں۔

(۱) چھ کا عول فرد اور زوج دونوں طور سے دس تک آتا ہے۔ ہر ایک کی مثال ذیل میں درج ہے ہندہ مری اور شوہر اور دو حقیقی بہن کو چھوڑا۔

ہندہ مسئلہ ۶ عول ۷

شوہر	حقیقی بہن	حقیقی بہن
۳	۲	۲

اس صورت میں شوہر کا حصہ نصف اور دونوں بہنوں کا حصہ ثلثان ہے تو مذکورہ بالا قاعدہ کے اعتبار سے مخرج چھ ہوگا۔ لیکن مجموعہ حصے سات ہیں تین شوہر کے اور چار بہنوں کے اسلئے مخرج سات قرار دیا گیا۔ اور ایک عدد بڑھاکر مسئلہ بنایا گیا۔

اسیطرح اگر ہندہ مذکورہ بالا ورثہ کے ساتھ ماں کو بھی چھوڑے تو مخرج ۶ ، عول ۸ ہوگا۔ صورت یہ ہے۔

ہندہ مسئلہ ۶ عول ۸

شوہر	ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن
۳	۱	۲	۲

اگر ہندہ شوہر اور دو حقیقی بہن اور دو اخیافی بہن کو چھوڑے تو مخرج ۶ عول ۹ ہوگا۔

ہندہ مسئلہ ۶ عول ۹

شوہر	حقیقی بہن	حقیقی بہن	اخیافی بہن	اخیافی بہن
۳	۲	۲	۱	۱

اور اگر شوہر اور دو حقیقی بہن اور دو اخیافی بہن کے ساتھ ماں کو بھی چھوڑے تو مخرج ۶ عول ۱۰ ہوگا۔

ہندہ مسئلہ ۶ عول ۱۰

شوہر	ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن	اخیافی بہن	اخیافی بہن
۳	۱	۲	۲	۱	۱

(۲) بارہ کا عول ۱۳ - ۱۵ - ۱۷ فرد آتا ہے۔ ہر ایک کی مثال ذیل میں درج ہے۔

زید مرا اور ایک بیوی۔ دو حقیقی بہن۔ ایک اخیافی بہن کو چھوڑا۔

زید مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

بیوی	حقیقی بہن	حقیقی بہن	اخیافی بہن
۳	۴	۴	۲

اسمیں بیوی کا ربع اور دو حقیقی بہنوں کا ثلثان اور ایک اخیافی بہن کا سدس حصہ ہے حسب قاعدہ سابقہ جب ربع قسم دوم کے کل یا بعض کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ بارہ سے ہوگا۔ اس میں سے بیوی اپنا حصہ ربع تین اور دونوں حقیقی بہن ثلثان آٹھ اور ایک اخیافی سدس دو پائیں گی۔ جسکا مجموعہ ۱۳ ہوا۔ اسلئے اصل مسئلہ میں ایک زیادہ کرکے تیرہ مسئلہ قرار دیا گیا۔

اور اگر صورت مذکورہ میں بجائے ایک اخیافی بہن کے دو اخیافی بہن ہوں تو مخرج ۱۲ عول ۱۵ ہوگا۔

زید مسئلہ ۱۲ عول ۱۵

بیوی	حقیقی بہن	حقیقی بہن	اخیافی بہن	اخیافی بہن
۳	۴	۴	۲	۲

اور اگر بیوی۔ دو حقیقی بہن۔ دو اخیافی بہن کے ساتھ ماں بھی ہو تو مخرج ۱۲ عول ۱۷ ہوگا۔

زید مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

بیوی	ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن	اخیافی بہن	اخیافی بہن
۳	۲	۴	۴	۲	۲

(۳) چوبیس کا عول امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ کے نزدیک یک بارگی ستائیس آتا ہے۔ اسمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اختلاف ہے ان کے نزدیک اکتیس بھی آتا ہے۔ مثال ذیل میں درج ہے۔

زید مرا اور اس نے ایک بیوی اور ماں اور باپ اور دو لڑکی کو چھوڑا۔

زید مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

بیوی	ماں	باپ	بیٹی	بیٹی
۳	۴	۴	۸	۸

اس صورت میں بیوی کا حصہ ثمن اور ماں و باپ کا ایک ایک سدس اور دو لڑکیوں کا ثلثان ہے۔ نوع اول کا ثمن نوعِ ثانی کے سدس و ثلثان کے ساتھ جمع ہوا اس لئے مسئلہ ۲۴ سے ہوگا۔ اور اس میں سے ہر ایک کا مقررہ حصہ جو تقسیم کیا گیا یعنی بیوی کو تین اور ماں باپ کو چار چار اور دونوں لڑکیوں کو آٹھ آٹھ دیا گیا تو مجموعہ ستائیس ہوئے۔ اور یہی ستائیس بجائے چوبیس کے اصل مسئلہ قرار پایا۔

دو عددوں کے درمیان نسبت کا بیان

دو عددوں میں چار قسم کی نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوگی۔ وہ چار نسبت یہ ہیں

تماثل۔ تداخل۔ توافق۔ تباین۔

(۱) تماثل ایک طرح کے دو عددوں کے جمع ہونے کا نام ہے۔ جیسے ۳-۳- یا ۴-۴- یا ۵-۵-

(۲) تداخل اس کی چند تعریف ہے۔ ایسے دو عددوں کے درمیانی نسبت کا نام ہے۔ جنکا چھوٹا عدد بڑے عدد کو فنا کردے یا بڑا عدد چھوٹے عدد پر بلا کسر تقسیم ہو جائے یا چھوٹے عدد پر اسی کے برابر ایک مرتبہ یا چند مرتبہ زیادتی کرنے سے بڑے عدد کے برابر ہو جائے یا چھوٹا عدد بڑے عدد کا جزو ہو۔ جیسے ۳-۹ یا ۹-۱۸ یا ۱۸-۵۴ وغیرہ وغیرہ

(۳) توافق۔ دو ایسے عددوں کے درمیانی نسبت کا نام ہے۔ جن کا چھوٹا عدد بڑے عدد کو نہ فنا کرے بلکہ کوئی تیسرا عدد دونوں کو فنا کردے۔ یعنی تیسرا عدد بلا کسر تقسیم کرے۔ جیسے ۶-۸- یا ۸-۲۰- پس اگر دونوں عدد دو پر منقسم ہوں تو توافق بالنصف ہوگا۔ اور اگر تین پر تقسیم ہوں تو توافق بالثلث ہوگا اور اگر چار پر تقسیم ہوں توافق بالربع اسی طرح دس تک اور دس کے اوپر کی نسبت کو جز کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً توافق بجزء من احد عشر اور توافق بجزء من اثنا عشر اسی طرح اوپر تک۔ ۶-۸ میں توافق بالنصف ہے اور ۸-۲۰ میں توافق بالربع۔

(۴) تباین۔ دو ایسے عددوں کے درمیانی نسبت کا نام ہے۔ جن دونوں عددوں کو کوئی تیسرا عدد بیک ساتھ فنا نہ کرے۔ یعنی تیسرے عدد پر بلا کسر تقسیم نہ ہوں۔ جیسے ۴-۵ یا ۹-۱۰-

فائدہ نسبت توافق و تباین پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ بڑے عدد سے مقدار چھوٹے عدد کے کم کیا جائے دونوں جانب سے ایک مرتبہ یا چند مرتبہ یہانتک کہ دونوں متفق ہو جائیں

اگر دونوں متفق ہوں واحد پر تو توافق کی نسبت نہیں ہے۔ اور اگر متفق ہوئے ہوں کسی عدد پر تو توافق کی نسبت ہے۔ اور اسی عدد کے اعتبار سے نسبت کہلائیگی۔ اگر دو پر اتفاق ہوا ہو تو توافق بالنصف اور اگر تین پر ہوا ہو تو توافق بالثلث اور اگر چار پر ہوا ہو تو توافق بالربع ہکذا الی آخرہ تباین اور توافق کی نسبت دریافت کرنے کے لئے ایک ایک مثال پیش کیجاتی ہے۔

نمبر ۱۔ مثلاً ۷۔ ۱۰۔ جب دس سے سات ساقط ہوگا تو تین بچے گا اور جب سات سے تین دو مرتبہ ساقط ہوگا تو ایک رہیگا اور جب تین سے ایک دو مرتبہ ساقط ہوگا تو ایک رہیگا۔ دونوں جانب ایک ایک باقی رہے اس لئے توافق کی نسبت نہ ہوگی بلکہ تباین کی نسبت ہوگی۔

نمبر ۲۔ ۸۔ ۱۸۔ جب اٹھارہ سے آٹھ دو مرتبہ کم ہوگا تو دو باقی رہے گا۔ اسی طرح جب آٹھ سے دو تین مرتبہ کم کیا جائیگا تو دو ہی باقی رہے گا۔ لہٰذا ان دونوں عددوں کے درمیان توافق بالنصف کی نسبت ہوگی۔

بیان تصحیح

تصحیح کے معنی ہیں اس کسر کو دفع کرنا جو تقسیم مال کے وقت سہام وورثہ کے درمیان واقع ہوا ہو۔ اس کی کل سات صورتیں ہیں۔ تین صورتیں اعداد سہام ورؤس کے درمیان کی ہیں۔ اور چار صورتیں اعداد رؤس کے درمیان کی۔

(۱) جب ہر فریق پر حصہ بلا کسر تقسیم ہو جاوے تو تصحیح کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً زید مرا اور اوس نے ماں۔ باپ۔ دو بیٹی کو چھوڑا۔ اس صورت میں مسئلہ چھ سے ہوگا۔ کیونکہ ائیں

سدس و ثلثان جمع ہیں۔ ایک ایک ماں باپ کا اور دو دو دونوں لڑکیوں کا حصہ ہوگا۔
نقشہ یہ ہے۔

زید مسئلہ ۶

ماں	باپ	بیٹی	بیٹی
۱	۱	۲	۲

(۲) اگر ورثہ کے کسی ایک فریق میں کسر ہو اور ان کے عدد سہام و رؤس میں موافقت ہو تو اس فریق کے وفق رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور اگر اسمیں عول کا قاعدہ جاری ہوا ہو تو عائلہ میں۔ غیر عائلہ کی مثال یہ ہے۔ زید مرا اور ماں باپ اور چھ بیٹی چھوڑا اس میں حسب قاعدہ مذکورہ سدس و ثلثان جمع ہونے کی وجہ سے چھ سے مسئلہ ہوا۔ ایک ایک ماں باپ کو اور چار بیٹیوں کو ملے۔ لیکن چار چھ بیٹیوں پر بلا کسر منقسم نہیں ہو سکتا اور ۴۔ ۶ میں توافق بالنصف کی نسبت ہے اس واسطے نصف رؤس تین کو جو وفق رؤس ہے اصل مسئلہ چھ میں ضرب دیا۔ حاصل ضرب اٹھارہ ہوئے۔ اب ہر فریق کے حصے کو جو اصل مسئلہ سے ملا ہے۔ اسی تین مضروب سے ضرب دیا تو ہر ایک کو پورا پورا حصہ بلا کسر ملا۔ مثلاً ماں باپ کو ایک ایک ملا تھا اب ضرب کے بعد تین تین ملے گا۔ اور چھ لڑکیوں کو چار ملا تھا چار کو تین سے ضرب کے بعد بارہ ملے گا۔ اور ہر ایک کو دو دو
نقشہ یہ ہے۔

زید مسئلہ ۶ تصح ۱۸

ماں	باپ	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱	۱			۴			
۳	۳	۲	۲	۲	۲	۲	۲

عائلہ کی مثال یہ ہے۔ زینب نے انتقال کیا اور شوہر و ماں و باپ و چھ بیٹیوں کو

چھوڑا۔ اس میں ربع سدس ثلثان جمع ہیں اس لئے اصل مسئلہ بارہ سے ہوا۔ اور شوہر کو تین۔ اور ماں باپ کو دو۔ دو اور چھ بیٹیوں کو آٹھ ملے۔ پس بارہ سے عول پندرہ کی طرف ہوا۔ اور صرف بیٹیوں کے حصے میں کسر ہے۔ لیکن عدد سہام آٹھ اور عدد رؤس چھ میں توافق بالنصف کی نسبت ہے۔ پس وفق رؤس تین کو مسئلہ عائلہ پندرہ میں ضرب دیا۔ حاصل ضرب پینتالیس ہوئے۔ اس کے بعد ہر فریق کے حصے کو جو پہلے ملا تھا اسی تین سے ضرب دیا تو شوہر کا حصہ نو ہوا اور ماں باپ کا چھ چھ اور ہر ایک لڑکیوں کا چار چار نقشہ یہ ہے۔

میت زینب مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ التصحیح ۴۵

شوہر	ماں	باپ	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۳	۲	۲	۸					
۹	۶	۶	۴	۴	۴	۴	۴	۴

(۳) اگر ورثہ کے کسی ایک فریق کے حصہ میں کسر واقع ہوا اور اعداد سہام ورؤس میں نسبت توافق نہ ہو بلکہ تباین ہو۔ تو جس فریق پر حصہ منکسر ہوا ہے پورے عدد سہام کو اصل مسئلہ میں یا عائلہ میں ضرب دیں گے اور اس کے بعد ہر فریق کے حصے کو اسی مضروب سے ضرب دیں گے ہر ایک کا حصہ بلا کسر نکل آئے گا۔ مثال غیر عائلہ یہ ہے۔ خالد مرا اور ماں و باپ و تین بیٹیوں کو چھوڑا۔ حسب قاعدہ مسئلہ چھ سے ہوا ایک ایک ماں باپ کو اور چار بیٹیوں کو ملا۔ لیکن بیٹیوں کے حصہ میں کسر ہے۔ اور عدد رؤس سہام میں تباین کی نسبت ہے تو عدد رؤس تین کو اصل مسئلہ چھ میں ضرب دیا حاصل ضرب اٹھارہ ہوئے۔ اس کے بعد ہر ایک فریق کے حصے کو اسی تین سے ضرب دیا۔ تو ماں باپ کا حصہ تین تین۔ اور ہر ایک بیٹیوں کا حصہ چار چار ہوا۔ نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ۶ تصحہ ۱۸

خالد

ماں	باپ	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱	۱		۴	
۳	۳	۴	۴	۴

عائلہ کی مثال یہ ہے۔ ہندہ نے شوہر اور پانچ حقیقی بہنوں کو چھوڑا۔ حسب قاعدہ اصل مسئلہ چھ سے ہوا۔ اسکا نصف تین حصّے شوہر کو اور ثلثان چار حصّے بہنوں کو ملے۔ پس چھ سے سات کی طرف عول ہوا۔ اور صرف ایک فریق (بہنوں) پر حصّہ منکسر ہے اور اعداد سہام و رؤس میں تباین کی نسبت ہے۔ تو عدد رؤس پانچ کو مسئلہ عائلہ سات میں ضرب دیا حاصل ضرب ۳۵ پینتیس ہوئے۔ اسکے بعد اسی پانچ سے ہر فریق کے پہلے حصے کو ضرب دیا۔ شوہر کو پہلے تین ملا تھا۔ اب پندرہ ملے گا۔ اور بہنوں کو مجموعہ چار ملا تھا۔ اب مجموعہ بیس ملے گا۔ اور ہر ایک کو چار چار۔ نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ۶ عول ۷ تصحہ ۳۵

ہندہ

شوہر	بہن	بہن	بہن	بہن	بہن
۳			۴		
۱۵	۴	۴	۴	۴	۴

(۴) جو قاعدے رؤس رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں ان میں کا یہ پہلا قاعدہ ہے۔ اگر دو فریق یا زائد میں کسر ہو اور ہر ایک کے اعداد رؤس میں تماثل کی نسبت ہو تو کسی ایک فریق کے عدد رؤس کو اصل مسئلہ یا عائلہ میں ضرب دینگے۔ اور اسکے بعد ہر فریق کے حصہ کو اسی مضروب سے ضرب دیں گے۔ ہر ایک کا حصّہ بلا کسر نکل آئے گا۔ مثال یہ ہے۔ خالد نے انتقال کیا اور چھ لڑکی تین دادی تین چچا کو چھوڑا۔ مسئلہ چھ سے ہوا۔ چار بنات کو اور ایک جدات کو اور ایک اعمام کو ملا۔ ہر ایک فریق پر حصّہ منکسر ہے۔ چار چھ لڑکیوں پر بلا کسر تقسیم نہیں ہو سکتا۔ اور دونوں میں توافق کی

نسبت ہے تو نصف رُوس تین کو محفوظ رکھا اور اعمام وجدات کے رُوس وسہام میں تبائن کی نسبت ہے تو دونوں کے اعداد رُوس تین کو محفوظ رکھا۔ اب ہر ایک کے درمیان تماثل کی نسبت ہو گئی۔ ایک فریق کے عدد رُوس کو اصل مسئلہ چھ میں ضرب دیا تو اٹھارہ ہوئے۔ اس کے بعد اسی مضروب سے ہر ایک فریق کے حصہ کو ضرب دیا کسر دفع ہوئی۔ اور جدات کو تین۔ اعمام کو تین۔ بنات کو بارہ ملے۔

نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

خالد میت

بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	دادی	دادی	دادی	چچا	چچا	چچا
			۴					۱		۱	
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱

(۵) اگر دو فریق یا زائد میں کسر ہو اور بعض اعداد رُوس کو بعض کے ساتھ تداخل کی نسبت ہو تو بڑے عدد کو اصل مسئلہ یا عائلہ میں ضرب دیں گے۔ اس کے بعد ہر فریق کے حصہ کو اسی مضروب سے ضرب دیں گے ہر ایک کا حصہ بلا کسر نکل آئے گا۔ مثال یہ ہے۔

بکر نے انتقال کیا اور چار بیوی۔ تین دادی۔ بارہ چچا کو چھوڑا۔ اصل مسئلہ بارہ سے ہوا اس میں سے تین زوجات کو۔ دو جدات کو۔ سات اعمام کو ملے۔ ہر ایک فریق کے حصہ میں کسر ہے۔ اس لئے نسبت دیکھا۔ زوجہ کے سہام ورُوس میں تبائن کی نسبت ہے تو عدد رُوس چار کو محفوظ رکھا۔ اسی طرح جدات کے سہام ورُوس میں بھی تبائن کی نسبت ہے تو عدد رُوس تین کو محفوظ رکھا۔ اسی طرح اعمام کے سہام ورُوس میں بھی تبائن کی نسبت ہے۔ تو عدد رُوس بارہ کو محفوظ رکھا۔ اعداد محفوظہ کے درمیان تداخل کی نسبت ہے۔ اس واسطے بڑے عدد بارہ کو اصل مسئلہ

میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۱۴۴ ہوئے۔ حسب قاعدہ ہر فریق کے حصہ کو مضروب بارہ سے ضرب دیا۔ زوجات کے حصے تین کو بارہ سے ضرب دیا تو ۳۶ ہوئے۔ جدات کے حصے دو کو بارہ سے ضرب دیا تو ۲۴ ہوئے۔ اعمام کے حصے سات کو بارہ سے ضرب دیا تو ۸۴ ہوئے۔ نقشہ یہ ہے۔

بکر

مسئلہ ۱۲ تصحیح ۱۴۴

بیوی	بیوی ۴	بیوی	بیوی	دادی	دادی ۳	دادی	دادی	چچے ۱۲
۹	۹ (۳۶)	۹	۹	۸	۸ (۲۴)	۸		ق (۸۴) ۷

(۶) اگر دو فریق یا زائد میں کسر میں ہو۔ اور بعض اعداد رؤس کو بعض کے ساتھ توافق کی نسبت ہو۔ تو ایک فریق کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیں گے۔ اور حاصل ضرب کو تیسرے عدد کے وفق میں اگر توافق کی نسبت ہوا اور اگر تبائن کی نسبت ہو تو کل میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو چوتھے عدد کے وفق میں اگر توافق ہو ورنہ کل میں اگر تبائن ہو۔ علیٰ ہذا القیاس جہاں تک ہو پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ یا مسئلہ عائلہ میں ضرب دیں گے۔ مثال یہ ہے۔ حامد نے انتقال کیا اور چار زوجات اٹھارہ بنات پندرہ جدات سولہ اعمام کو چھوڑا۔ اس صورت میں مسئلہ ۲۴ سے ہوا۔ تین زوجات کو سولہ بنات کو۔ چار جدات کو۔ ایک اعمام کو ملے۔ ہر ایک فریق کے اعداد سہام ورؤس میں کسر ہے۔ اس لئے نسبت دیکھا۔ تو زوجات کے سہام ورؤس میں تبائن کی نسبت ہے۔ کل عدد رؤس چار کو محفوظ رکھا۔ اور بنات اور اس کے سہام میں توافق کی نسبت ہے۔ عدد وفق نو کو محفوظ رکھا۔ اور جدات اور اُس کے سہام میں تبائن کی نسبت ہے۔ کل عدد رؤس پندرہ کو محفوظ رکھا۔ اور اعمام کے عدد رؤس و سہام میں بھی تبائن کی نسبت ہے۔ کل عدد رؤس

چھ کو محفوظ رکھا۔

اعداد محفوظہ ۴۔ ۹۔ ۱۵۔ ۶ ہوئے۔ چار کو نو میں ضرب دیا حاصل ضرب ۳۶ ہوئے۔ اس میں اور پندرہ میں توافق بالثلث کی نسبت ہے۔ پس پندرہ کے ثلث پانچ کو ۳۶ میں ضرب دیا۔ حاصل ضرب ۱۸۰ ہوئے۔ اس میں اور چھ میں تداخل کی نسبت ہے۔ پس بڑے عدد ۱۸۰ کو قاعدہ ۵ کے اعتبار سے اصل مسئلہ ۲۴ میں ضرب دیا۔ حاصل ضرب ۴۳۲۰ ہوئے۔ پھر حسب دستور ہر ایک کے حصے کو مضروب میں ضرب دیا۔ تو زوجات کو ۵۴۰ ملے۔ ہر ایک کو ۱۳۵۔ اور بنات کو ۲۸۸۰ ہر ایک کو ۱۸۰۔ اور جدات کو ۷۲۰ ہر ایک کو ۴۸۔ اور اعمام کو ۱۸۰ ہر ایک کو ۳۰ ملے۔

نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۳۲۰

حامد

زوجات ۴	بنات ۱۸	جدات ۱۵	اعمام ۶
۳	۱۶	۴	۱
۵۴۰	۲۸۸۰	۷۲۰	۱۸۰

(۷) اگر دو فریق یا زائد میں کسر ہو اور اعداد رؤس کے درمیان میں تباین کی نسبت ہو تو ایک فریق کے اعداد رؤس کو دوسرے فریق کے کل میں ضرب دیں گے اور حاصل ضرب کو تیسرے کے کل میں پھر حاصل ضرب کو چوتھے کے کل میں علی ہذا القیاس آخر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ یا مسئلہ عائلہ میں ضرب دیں گے۔ مثال یہ ہے۔

زاہد مرا اور اس نے دو بیوی چھ دادی دس بیٹی سات چچا کو چھوڑا۔ حسب قاعدہ اصل مسئلہ چوبیس سے ہوا۔ اس میں سے ثمن یعنی تین دونوں بیویوں کو اور سدس یعنی چار جدات کو اور دو ثلث یعنی سولہ بنات کو اور ایک

باقی اعمام کو ملے۔ زوجہ کے عدد اور سہام میں تبائن کی نسبت ہے۔ اس لئے عدد رؤس دو کو محفوظ رکھا۔ اور جدات کے عدد رؤس اور سہام چار میں توافق بالنصف کی نسبت ہے تو وفق رؤس تین کو محفوظ رکھا۔ اور بنات کے عدد رؤس دس اور سہام سولہ میں بھی توافق بالنصف کی نسبت ہے تو وفق رؤس پانچ کو محفوظ رکھا۔ اور اعمام کے عدد رؤس و سہام میں تبائن کی نسبت ہے تو عدد رؤس سات کو محفوظ رکھا۔ اب اعداد محفوظہ ۲-۳-۵-۷ ہوئے ان کے آپس میں نسبت تبائن ہے۔ پس دو کو تین میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۶ ہوئے۔ پھر اس کو پانچ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۰ ہوئے۔ پھر اسکو سات میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۱۰ ہوئے۔ پھر اس کو اصل مسئلہ ۲۴ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۵۰۴۰ ہوئے۔ پھر ہر ایک کے حصّے کو مضروب سے دیا تو دونوں زوجہ کے حصے ۶۳۰ ہوئے۔ ہر ایک کے حصے ۳۱۵ اور جدات کے حصے ۴۲۰ ہوئے ہر ایک کے حصے ۱۴۰۔ اور بنات کے حصّے ۳۳۶۰ ہوئے۔ ہر ایک کے حصے ۳۳۶۔ اور چچا کے حصّے ۲۱۰ ہوئے ہر ایک کے حصے ۳۰ ہوئے۔ مجموعہ حصے ۵۰۴۰ ہوئے۔

نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۵۰۴۰

زاہد مــ

زوجہ ۲	جدات ۶	بنات ۱۰	اعمام ۷
۳	۴	۱۶	۱
۶۳۰ مے	۴۲۰ مے	۳۳۶۰ مے	۲۱۰ مے
۳۱۵	۱۴۰	۳۳۶	۳۰

چند عملی مثالیں

(۱)

زید مرا اور ماں باپ ایک بیٹی ایک بیوی کو چھوڑا۔

مسئلہ ۲۴

زید میت

بیوی	ماں	بیٹی	باپ
۳	۴	۱۲	۵

(۲)

زید مرا اور ایک دادی دو بہن دو بیٹی ایک بیوی کو چھوڑا۔

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۸

زید میت

بیوی	دادی	بیٹی	بیٹی	بہن	بہن
۳	۴	۸	۸	۱	
۶	۸	۱۶	۱۶	۱	۱

(۳)

اکبر مرا اور ایک بیٹا تین بیٹی دو بھائی ایک بہن کو چھوڑا۔

مسئلہ ۵

اکبر میت

بیٹا	بیٹی	بیٹی	بھائی	بھائی	بہن
۲	۱	۱	م	م	م

(۴)

احمد مرا اور ایک بیوی ایک بیٹا تین پوتا کو چھوڑا۔

اخموند ــــ مسئلہ

پوتا	پوتا	پوتا	بیٹا	بیوی
م	م	م	۷	۱

(۵)

عبداللہ مرا اور ایک بیٹا دو بیٹی ایک پوتی کو چھوڑا۔

عبداللہ ــــ مسئلہ ۴

پوتی	بیٹی	بیٹی	بیٹا
م	۱	۱	۲

(۶)

نصیر الدین مرا اور ایک دادی ایک چچا ایک پھوپھی کو چھوڑا۔

نصیر الدین ــــ مسئلہ ۶

پھوپھی	چچا	دادی
م	۵	۱

(۷)

ہندہ نے انتقال کیا اور شوہر ماں ایک بیٹی دو حقیقی بہن ایک علاتی بہن کو چھوڑا۔

ہندہ ــــ مسئلہ ۱۲ تصحیح ۲۴

علاتی بہن	حقیقی بہن	حقیقی بہن	بیٹی	ماں	شوہر
م	۱		۶	۲	۳
	۱	۱	۱۲	۴	۶

(۸)

صالحہ نے انتقال کیا اور دو بیٹی دو بھائی ایک بہن کو چھوڑا۔

مسئلہ ۳ تصحیح ۱۵

صالحہ مسئلہ

بہن	بھائی	بھائی	بیٹی	بیٹی
	۱		$\frac{۱}{۵}$	$\frac{۱}{۵}$
۱	۲	۲		

(۹)

محمود نے انتقال کیا اور ماں اور ایک دادی دو پھوپھی تین دادا کے بھائی اور ایک دادا کی بہن کو چھوڑا۔

مسئلہ ۳ تصحیح ۹

محمود مسئلہ

دادا کے بھائی	دادا کے بھائی	دادا کے بھائی	پھوپھی	پھوپھی	دادی	ماں
	۲		م	م	م	$\frac{۱}{۳}$
۲	۲	۲				

دادا کی بہن

م

(۱۰)

عمر نے انتقال کیا اور ایک نانی ایک دادی ایک بہن ایک چچا دو پھوپھی کو چھوڑا۔

مسئلہ ۱۲

عمر مسئلہ

پھوپھی	پھوپھی	چچا	بہن	دادی	نانی
م	م	۴	۶	۱	۱

(۱۱)

خالد مرا اور بیوی ماں بیٹی دو پوتا ایک دادی کو چھوڑا۔

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۸

خالد

بیوی	ماں	بیٹی	پوتا	پوتا	دادی
۳	۴	۱۲	۵		م
۶	۸	۲۴	۵	۵	

(۱۲)

زاہد مرا اور تین حقیقی بہن دو اخیافی بہن ایک علاتی بہن کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

زاہد

حقیقی بہن	حقیقی بہن	حقیقی بہن	اخیافی بہن	اخیافی بہن	علاتی بہن
	۴		۱	۱	م
۴	۴	۴	۳	۳	

(۱۳)

ہندہ نے انتقال کیا اور شوہر ایک حقیقی بہن دو سوتیلی بہن ایک چچا کو چھوڑا۔

مسئلہ ۶ عول ۸

ہندہ

شوہر	حقیقی بہن	اخیافی بہن		چچا
۳	۲	۲	۱	م

(۱۴)

بکر نے انتقال کیا اور بیٹی اور ماں اور تین بھائی اور ایک بھتیجے کو چھوڑا۔

بکر — مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

بیٹی	بیٹی	ماں	بھائی	بھائی	بھائی	بھتیجا
۲/۶	۲/۶	۱/۳	۱			م
			۱	۱	۱	

(۱۵)

زید نے انتقال کیا اور ایک نانی۔ ایک دادی۔ ایک بہن۔ ایک چچا اور چچا کے بیٹے کو چھوڑا۔

زید — مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲

نانی	دادی	بہن	چچا	چچا کے بیٹے
۱		۳/۶	۲/۴	م
۱	۱			

رد کا بیان

رد عول کا ضد ہے۔ کیونکہ عول میں ذوی الفروض کا حصہ گھٹ جاتا ہے تو اصل مسئلہ میں زیادتی کی جاتی ہے اور رد میں اصل مسئلہ ہی زائد ہوتا ہے جب ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد کچھ مال باقی بچے اور کوئی عصبہ نہ ہو تو بچا ہوا مال انھیں ذوی الفروض پر حصہ کے اعتبار سے دوہرا دیا جائیگا مگر زوجین کو دوبارہ کچھ نہیں ملے گا۔ البتہ جب کسی قسم کے ذوی الفروض یا عصبہ یا ذوی الارحام موجود نہ ہوں۔ اور بیت المال بھی نہ ہو یا نظم خراب ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں متاخرین کا فتوٰے ہے کہ زوجین پر رد ہوگا۔ ذیل کے مذکورہ قاعدے زوجین پر عدم رد کے ہیں۔ زوجین کو من لا یرد علیہ

کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور ان کے علاوہ کو من یرد علیہ کے ساتھ۔

رد کے چار قاعدے ہیں۔

(۱) اگر ذوی الفروض من یرد علیہ صرف ایک ہی جنس کے ہوں تو ان کا عدد رؤس مسئلہ قرار پائے گا۔ مثلاً زید مرا اور صرف دو بیٹی کو چھوڑا۔ تو اس صورت میں ایک ایک دونوں بیٹی کو دینے کے بعد ایک باقی رہا۔ جس کا مستحق عصبہ تھا عصبہ نہ موجود ہونے کی وجہ سے بجائے تین کے دو عدد رؤس سے مسئلہ بنا۔ نقشہ یہ ہے۔

زید مسئلہ تردالی ۲

بیٹی	بیٹی
۱	۱

(۲)

اگر ذوی الفروض من یرد علیہ دو یا زائد جنس کے ہوں اور من لا یرد علیہ میں سے کوئی نہ ہوں تو جو حصہ ان لوگوں کو اصل مسئلہ سے ملا ہے وہی مسئلہ ردیہ یا تصحیح مسئلہ ہوگا۔ اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) اگر ذوی الفروض دو ہوں اور دونوں چھٹا حصہ کے پانے والے ہوں تو مسئلہ ردیہ ۲ ہوگا۔

(۲) اگر چوتھائی اور چھٹا حصہ کے پانے والے ہوں تو مسئلہ ردیہ ۳ ہوگا۔

(۳) اگر نصف اور چھٹا حصہ کے پانے والے ہوں تو مسئلہ ردیہ ۴ ہوگا۔

(۴) اگر دو تہائی اور چھٹا حصہ کے پانے والے ہوں یا نصف اور دو چھٹا حصہ کے پانے والے یا نصف اور تہائی کے پانے والے ہوں تو مسئلہ ردیہ ۵ ہوگا۔

ہر ایک کی مثال بالترتیب ذیل میں درج ہے۔

مسئلہ ترد الی ۲ ۶

زید مسـ

دادی ۱ — اخیافی بہن ۱

مسئلہ ترد الی ۳ ۶

حامد مسـ

ماں — اخیافی بہن ۱ — اخیافی بہن ۱

مسئلہ ترد الی ۴ ۶

بکر مسـ

ماں ۱ — بیٹی ۳

مسئلہ ترد الی ۵ ۶

زاہد مسـ

ماں ۱ — بیٹی ۲ — بیٹی ۲

مسئلہ ترد الی ۵ ۶

خالد مسـ

ماں ۱ — بیٹی ۳ — پوتی ۱

مسئلہ ترد الی ۵ ۶

احمد مسـ

ماں ۲ — حقیقی بہن ۳

(۳)

اگر ذوی الفروض من یرد علیہ ایک جنس کے ہوں۔ اور اس کے ساتھ زوجین میں سے کوئی ہوں تو پہلے احد الزوجین کو اقل مخرج سے حصہ دیں اس کے بعد دیکھیں باقی حصہ اور عدد رؤس من یرد علیہ میں کیسی نسبت ہے۔ اگر تماثل کی نسبت ہے تو ضرب کی ضرورت نہیں۔ اور اگر دونوں میں توافق کی نسبت ہو تو وفق رؤس من یرد علیہ کو زوجین کے حصہ کے مخرج میں ضرب دیں حاصل

ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ اور اگر دونوں میں تباین کی نسبت ہو تو پورے عدد رؤس کو مخرج میں ضرب دیں۔ ہر ایک کی مثال بالترتیب ذیل میں درج ہے۔

مثال تماثل۔ زینب نے انتقال کیا اور شوہر اور تین بیٹی کو چھوڑا۔ اس میں شوہر کا حصہ ربع اور بیٹیوں کا ثلثان ہے۔ مسئلہ قاعدہ کے اعتبار سے بارہ سے ہونا چاہیے۔ تین شوہر کو اور ۸ بیٹیوں کو دینے کے بعد ایک باقی رہتا ہے۔ اور اس کا مستحق کوئی موجود نہیں ہے۔ اس لئے شوہر کا حصہ اقل مخرج چار سے نکال کر ایک دیا۔ اور تین باقی رہے۔ پھر اس کے اور رؤس بنات کے درمیان نسبت دیکھا تو تماثل کی نسبت ہے کیونکہ تین باقی حصے اور تین ہی بنات ہیں ہر ایک کو ایک ایک دے دیا۔ ضرب کی ضرورت نہ پڑی۔

نقشہ یہ ہے:۔

مسئلہ ۱۲ ترد الی ۴

زینب

بیٹی	بیٹی	بیٹی	شوہر
۱	۱	۱	۱

مثال توافق۔ ہندہ نے انتقال کیا اور شوہر اور چھ لڑکیوں کو چھوڑا۔ اس صورت میں بھی حسب قاعدہ مذکورہ بارہ سے مسئلہ ہونا چاہیے۔ لیکن یہ مسئلہ ردیہ ہے۔ اس لئے شوہر کو اقل مخرج چار سے ایک حصہ دیا۔ اور تین باقی رہے۔ باقی حصے اور عدد رؤس من یرد علیہ یعنی چھ میں تداخل کی نسبت ہے۔ جس کو توافق بالثلث کا حکم دیا گیا ہے۔ تو عدد رؤس کے وفق ۲ کو اقل مخرج ۴ میں ضرب دیا تو ۸ ہوئے۔ اس میں سے دو شوہر کو دیا اور ایک ایک بنات کو۔

نقشہ یہ ہے:۔

مسئلہ ترد الی ۴ تصح ۱۲

ہندہ مسـ

شوہر	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱			۳			
۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱

مثال تباین۔ عابدہ نے انتقال کیا اور شوہر اور پانچ لڑکیوں کو چھوڑا اس صورت میں بھی مسئلہ حسب قاعدہ ربع اور ثلثان کے جمع ہونے کی وجہ سے بارہ سے ہونا چاہئے لیکن رد کی وجہ سے اقل مخرج زوج چار سے مسئلہ بنا اور ایک شوہر کو دیا۔ اور تین باقی رہے۔ بقیہ تین اور عدد رؤس میں تباین کی نسبت ہے۔ اس لئے کل رؤس بنات کو چار اقل مخرج میں ضرب دیا۔ حاصل ضرب بیس ہوئے۔ اس میں سے ۵ شوہر کو اور تین تین لڑکیوں کو دیا۔

نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ترد الی ۴ تصح ۲۰

عابدہ مسـ

شوہر	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱			۳		
۵	۳	۲	۳	۳	۳

(۴)

اور اگر ذوی الفروض من یرد علیہ دو جنس کے یا اس سے زائد ہوں اور من لا یرد علیہ یعنی احد الزوجین بھی ہوں تو پہلے احد الزوجین کو اقل مخرج سے حصہ دیں اور من یرد علیہ کے لئے علحدہ مسئلہ بنائیں اور دیکھیں اگر من یرد علیہ پر من لا یرد علیہ کا باقی تقسیم ہو سکتا ہو تو ضرب کی ضرورت نہیں۔ اور اگر تقسیم نہ ہو سکتا ہو تو من یرد علیہ کے مسئلہ کو من لا یرد علیہ کے مسئلہ میں ضرب دیں۔ حاصل ضرب دونوں فریق کا

مخرج ہوگا۔ یہ تباین کی صورت میں ہے اور اگر توافق کی نسبت ہو تو وفق کو ضرب دیں گے۔ پھر ہر ایک فریق کے حصہ علحدہ کرنے کے لئے احد الزوجین کے حصۃ کو من یرد علیہ کے مسئلہ میں ضرب دیں اور من یرد علیہ کے حصہ کو احد الزوجین کے مابقی مخرج میں ضرب دیں حاصل ضرب ہر ایک کا حصہ ہوگا۔ مستقیم کی صورت یہ ہے۔

(۱) زید مرا اور ایک بیوی چھ دادی دو اخیافی بہن کو چھوڑا۔ حسب قاعدہ مسئلہ بارہ سے ہونا چاہئے مگر مسئلہ ردیہ ہونے کی وجہ سے اقل مخرج زوجہ یعنی چار سے مسئلہ بنا اور ایک زوجہ کو دیا اور تین باقی رہے۔ اور من یرد علیہ کے لئے علحدہ مسئلہ بنا حسب قاعدہ اس کا مسئلہ ۶ سے ہونا چاہئے لیکن رد کی وجہ سے ۳ سے ہوا اور تین ہی زوجہ کو حصہ دیکر باقی بچا تھا۔ ضرب کی ضرورت نہ ہوئی اس میں سے دو اخوات کو ایک جدات کو ملے۔

نقشہ یہ ہے :۔

زید مسـ مسئلہ ۱۲ تردالی ۴

زوجہ	جدات ۶	اخوات لام ۲
۱	۱۲	۲

مسـ مسئلہ ۶ تردالی ۳

جدات ۶	اخوات لام ۲
۱	۲

اس صورت میں ایک فریق یعنی جدات کے حصہ میں کسر واقع ہے تو حسب قاعدہ تصیحح سہام و رؤس میں تباین ہونے کے باعث عدد رؤس جدات کو مسئلہ ردیہ میں ضرب دیں گے اور پھر مضروب سے ہر ایک کے حصہ کو ضرب دیں گے۔ ہر ایک کا حصہ تصحیح تیحج نکل آئے گا۔

نقشہ یہ ہے:۔

زید مسـ — مسئلہ ١٢ ترد الی ۴ تصحیح ٢۴

زوجہ	جدات ٦	اخوات لام ٢
١/۴	١/٦	٢/١٢

(٢) غیر مستقیم کی مثال یہ ہے:۔

بکر نے انتقال کیا اور چار زوجات نو بنات چھ جدات کو چھوڑا۔ حسب قاعدہ ٢۴ سے مسئلہ ہونا چاہیے۔ رد کی وجہ سے اقل مخرج زوجہ یعنی آٹھ سے مسئلہ بنا ایک زوجات کو دیا۔ اور سات، باقی رہے۔ جو من یرد علیہ پر تقسیم نہیں ہوسکتے کیونکہ من یرد علیہ کا مسئلہ ۵ ہوگا اور پانچ و سات میں استقامت نہیں ہے اس لئے من یرد علیہ کا مسئلہ علحدہ بنا اس کا مسئلہ ٦ سے ہونا چاہیے تھا لیکن رد کی وجہ سے ۵ سے بنا۔ چار بنات کو ایک جدات کو ملے۔ پھر نسبت کو دیکھا تو ۵ مخرج اہل رد اور ۷ مابقی مخرج زوجہ میں تماثل کی نسبت نہیں ہے۔ اس لئے پانچ کو زوجہ کے حصہ کے مخرج آٹھ میں دیا۔ حاصل ضرب ۴٠ ہوئے۔ یہی دونوں فریق کا مخرج ہوا۔ پھر زوجہ کے حصہ ایک کو اہل رد کے مسئلہ میں ضرب دیا حاصل ضرب ۵ ہوئے۔ یہ اب زوجہ کا حصہ ہوا۔ اور بنات کے حصہ چار کو زوجہ کے مابقی مخرج ۷ میں ضرب دیا حاصل ضرب ٢٨ ہوئے۔ یہ اب بنات کا حصہ ہوا۔

پھر جدات کے حصہ ایک کو مابقی مخرج زوجہ ۷ میں ضرب دیا حاصل ۷ ہوئے یہ اب جدات کا حصہ ہوا۔ تینوں فریق کے حصے رؤس پر برابر منقسم نہیں ہوسکتے ہیں۔ اس لئے تصحیح کا قاعدہ جاری کیا گیا یعنی ہر ایک فریق کے سہام و رؤس میں تباین کی نسبت ہے۔ اور اعداد محفوظہ ۴ - ٦ - ٩ ہیں۔ ۴ و ٦ میں

توافق کی نسبت ہے۔ چار کے وفق ۲ کو ۶ میں ضرب دیا حاصل ضرب ۱۲ ہوئے بارہ اور نو میں توافق بالثلث کی نسبت ہے۔ بارہ کے وفق ۴ کو ۹ میں ضرب دیا حاصل ۳۶ ہوئے۔ پھر ۳۶ کو فریقین کے مخرج ۴۰ میں ضرب دیا۔ حاصل ضرب ۱۴۴۰ ہوئے جس میں سے ۱۸۰ زوجات کو ہر ایک ۴۵۔ اور ۱۰۰۸ بنات کو ہر ایک ۱۱۲۔ اور ۲۵۲ جدات کو ہر ایک کو ۴۲ ملے۔

نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ۲۴ تردالی ۸ تصحیح ۴۰ تصحیح ۱۴۴۰

بکرمسـ

زوجات	بنات ۹	جدات ۶
۱	۴	۱
۵	۲۸	۷
۱۸۰	۱۰۰۸	۲۵۲
۴۵	۱۱۲	۴۲

مسئلہ ۶ تردالی ۵

بکرمسـ

بنات ۹	جدات ۶
۴	۱

بیان مناسخہ

اگر بعض وارث اپنے مورث کے مال کے تقسیم کے قبل انتقال کر جائیں اور دوسرے وارث زندہ ہوں تو اُن کے مال کو ایک ساتھ تقسیم کرنے کا نام مناسخہ ہے۔ اس کے عمل کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے حسب قاعدہ مذکور میت اول کا مسئلہ بنا کر ان کے ورثہ کو حصہ دیں۔ اور میت ثانی کو جو حصہ میت اول سے ملا ہوا سکو مسئلہ ثانی کے بائیں جانب لکھ دیں اس کو مافی الید کہتے ہیں۔ پھر مافی الید

اور میت ثانی کے مسئلہ میں نسبت دیکھیں، اگر تماثل کی نسبت ہو تو ضرب کی ضرورت نہیں۔ اور اگر توافق کی نسبت ہو تو میت ثانی کے مسئلہ کے وفق کو میت اول کے کل مسئلہ میں ضرب دیں حاصل ضرب دونوں کا مخرج ہوگا اسکو المبلغ بھی کہتے ہیں آسانی کے لئے میت ثانی کے مسئلہ و ما فی الید کے درمیان المبلغ لکھکر اس کے اوپر حاصل ضرب کو لکھدینا بہتر ہے۔ بعض لوگ میت اول کے مسئلہ کے بعد لفظ تصحیح لکھکر اس کے اوپر حاصل ضرب کو جمع کر دیتے ہیں دونوں طرح کی مثال آگے آئے گی۔ پھر ہر وارث کے حصہ جاننے کے لئے مسئلہ میت ثانی کے وفق کو میت اول کے ہر ہر وارث کے حصہ میں ضرب دیں۔ حاصل ضرب ہر وارث کا حصہ ہوگا۔ اور میت ثانی کے ورثہ کے حصہ کو ما فی الید کے وفق سے ضرب دیں حاصل ضرب ہر ایک وارث کا حصہ ہوگا۔ مسئلہ کے وفق کو مسئلہ کے متصل لکھدیں۔ اور ما فی الید کے وفق کو بھی متصلاً لکھدیں تاکہ آسانی ہو اور اگر تبائن کی نسبت ہو تو میت ثانی جس کو بطن ثانی بھی کہتے ہیں۔ اس کے پورے مسئلہ کو بطن اول کے پورے مسئلہ میں ضرب دیں حاصل ضرب دونوں بطن کا مخرج ہوگا۔ میت ثانی کے مسئلہ و ما فی الید کے درمیان المبلغ لکھکر حاصل ضرب کو جمع کریں۔ پھر میت ثانی کے کل مسئلہ کو میت اول کے ورثہ کے حصہ میں ضرب دیں ہر ہر وارث کا حصہ معلوم ہوگا اور پورے ما فی الید میت ثانی کے ورثہ کے حصہ کو ضرب دیں حاصل ضرب ہر ایک کا حصہ ہوگا۔ یہی عمل بطن ثالث رابع خامس سادس سابع وغیرہ میں ہوگا۔ مثال یہ ہے:۔

زینب نے انتقال کیا اور شوہر زید اور دو لڑکے حامد خالد اور ایک لڑکی حسنی کو

چھوڑا قبل تقسیم ترکہ حامد نے انتقال کیا اور دو لڑکے سلیم و حلیم اور ایک لڑکی رضیہ کو چھوڑا۔ پھر زید نے انتقال کیا اور اس نے ایک لڑکا خالد اور ایک لڑکی حسنیٰ کو چھوڑا پھر حسنیٰ مری اور اس نے شوہر حسین اور ایک لڑکا احسن اور لڑکی حسینہ کو چھوڑا پھر خالد مرا اور اس نے ایک بیوی ہندہ اور ایک لڑکا محسن اور ایک لڑکی زاہدہ کو چھوڑا۔ یہ پانچ بطن کا مسئلہ ہے۔ اسکا عملی طریقہ ذیل میں درج ہے۔

زینب مسـ — مسئلہ ۴ تصحیح ۲۰ تصحیح ۲۴۰

زوج زید	ابن حامد	ابن خالد	بنت حسنیٰ
۱ / ۵	۶	۳ / ۶ / ۲۴	۳

حامد مسـ — مسئلہ ۶ — تماثل — مافی الید ۶

اب زید	ابن سلیم	ابن حلیم	بنت رضیہ	اخ خالد	اخت حسنیٰ
۱	۲ / ۸ / ۲۴	۲ / ۸ / ۲۴	۱ / ۴ / ۱۲	م	م

زید مسـ — مسئلہ ۳ — تداخل فی حکم التوافق بالثلث — مافی الید ۶ وفقہ ۲

ابن خالد	بنت حسنیٰ	ابن الابن سلیم	ابن الابن حلیم	بنت الابن رضیہ
۲ / ۴ / ۱۶	۱ / ۲	م	م	م

حسنیٰ مسـ — مسئلہ ۴ — تباین — مافی الید ۵

زوج حسین	ابن احسن	بنت حسینہ	اخ خالد
۱ / ۵ / ۱۵	۲ / ۱۰ / ۳۰	۱ / ۵ / ۱۵	م

خالد مسـ — مسئلہ تصحیح ۲۴ وفقہ ۳ — توافق بالثمن — مافی الید ۴۰ وفقہ ۵

زوجہ ہندہ	ابن محسن	بنت زاہدہ
۱ / ۳ / ۱۵	۱۴ / ۷۰	۷ / [illegible]

المبلغ ۲۴۰

الاحیاء

سلیم	حلیم	رضیہ	حسین	احسن	حسینہ	ہندہ	محسن	زاہدہ
(۲۴)	(۲۴)	(۱۲)	(۱۵)	(۳۰)	(۱۵)	(۱۵)	(۸۰)	(۳۵)

مندرجہ بالاصورتمیں مسئلہ کی تصحیح ۲۰ سے ہوئی اور اسمیں سے ۵ زید کو ۶ حامد کو اور اسی قدر خالد کو اور ۳ حسنی کو ملے۔ اور بطن ثانی کا مسئلہ ۶ سے بنا اور اسکے ورثہ زید کو ایک۔ سلیم و حلیم کو ۲-۲- اور رضیہ کو ایک ملے اور خالد اور حسنی محروم رہے۔ بطن ثانی کے مسئلہ ۶ اور ما فی الید ۶ میں استقامت کی نسبت ہے۔ اسلئے ضرب کی ضرورت نہ ہوئی۔ پھر تیسرے بطن کا مسئلہ ۳ سے بنا جس سے دو خالد کو ایک حسنی کو ملے اور سلیم، حلیم رضیہ محروم رہے اس مسئلہ اور ما فی الید میں تداخل کی نسبت ہے جسکو توافق کا حکم ہے۔ یعنی ۳-۶ کو دو مرتبہ میں فنا کردیتا ہے اور یہی تعریف تداخل کی ہے۔ مگر یہاں پر تداخل فی حکم التوافق بالثلث ہے پس توافق کی نسبت کیوجہ سے ۳ کے وفق ایک کو اوپر کے سہام میں ضرب دینا چاہئے تھا۔ لیکن ضرب کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسلئے صرف اس بطن کے سہام کو ما فی الید کے ثلث ۲ سے ضرب دیا تو خالد کو ۴ اور حسنی کو ۲ ملے۔ پھر چوتھے بطن کا مسئلہ ۴ سے بنا اسمیں سے ایک حسین کو اور دو احسن کو اور ایک حسینہ کو ملے اور خالد محروم رہا۔ اس مسئلہ اور ما فی الید ۵ میں تبائن کی نسبت ہے۔ اسلئے اس بطن کے مسئلہ ۴ کو بطن اول کے تصحیح ۲۰ میں ضرب دیا۔ حاصل ضرب ۸۰ ہوئے۔ پھر ہر زندہ ورثہ کے حصے کو ۴ سے ضرب دیا تو بطن اول میں خالد کو ۲۴ اور بطن ثانی میں سلیم و حلیم کو آٹھ آٹھ اور رضیہ کو چار اور بطن ثالث میں خالد کو ۱۶ ملے۔ پھر ما فی الید کو نیچے کے ورثہ کے حصے میں ضرب دیا تو حسین کو ۵ اور احسن کو ۱۰ اور حسینہ کو ۵ ملے۔ پھر پانچویں بطن کا مسئلہ ۸ سے بنا اور تصحیح ۴۲ سے ہوئی۔ اسمیں سے ۳ ہندہ کو اور

۱۴ محسن کو اور ۷، زاہدہ کو ملے۔ اس مسئلہ اور مافی الید میں توافق بالثمن کی نسبت ہے۔ اسلئے ۲۴ کے وفق ۳ کو بطن اول کی تصحیح ۸۰ میں ضرب دیا حاصل ضرب ۲۴۰ ہوئے پھر اسی ۳ سے اوپر کے زندہ ورثہ کے حصے کو ضرب دیا تو سلیم و حلیم کو ۲۴-۲۴ اور رضیہ کو ۱۲ اور حسین کو ۱۵ اور احسن ۳۰۔ اور حسینہ کو ۱۵ ملا اور مافی الید کے وفق ۵ سے نیچے کے ورثہ کے حصے کو ضرب دیا تو ہندہ کو ۱۵ اور محسن کو ۷۰ اور زاہدہ کو ۳۵ ملے۔ مجموعہ ۲۴۰ ہوئے۔ فائدہ مافی الید میت کے اس مجموعہ حصے کو کہتے ہیں جو اسکو ایک مورث یا چند مورث کے مال سے ملے ہیں۔ ان تمام حصوں کو خط سے گھیر کر بطن ثانی ثالث رابع خامس وغیرہ کے بائیں جانب جمع کرنا چاہئے۔ اور تمام بطون کے مسئلہ پورے ہونے کے بعد آخری مبلغ یعنی حاصل ضرب کو المبلغ لکھکر نیچے جمع کر کے الاحیا لکھنا چاہئے اور جتنے ورثہ زندہ ہیں ہر ایک کے نام کو اسکے نیچے لکھکر ہر بطن سے جو حصے انلوگوں کو ملے ہیں سب کا مجموعہ انکے نام کے نیچے لکھدینا چاہئے۔ تاکہ یہ معلوم ہو کہ مجموعہ حصے کسکو کتنے ملے۔

مناسخہ کی چند عملی مثالیں

(۱) عبد اللہ نے انتقال کیا اور ایک بیوی مسماۃ ساجدہ اور باپ عابد اور ماں صابرہ اور دو بیٹے ظفیر الدین و بشیر الدین اور ایک بیٹی سلمہ کو چھوڑا اسکے بعد عابد نے انتقال کیا اور ایک بیوی مسماۃ صابرہ اور ایک لڑکا یار علی اور دو پوتے ظفیر الدین و بشیر الدین اور ایک پوتی سلمہ کو چھوڑا۔ اسکے بعد مسماۃ صابرہ نے انتقال کیا اور ایک بیٹا یار علی اور ۲ پوتے ظفیر الدین و بشیر الدین اور ایک پوتی سلمہ کو چھوڑا۔

عبد اللہ میت — مسئلہ ۲۴ تصحیح ۱۲۰

بیوی ساجدہ	باپ عابد	ماں صابرہ	بیٹا ظفیر الدین	بیٹا بشیر الدین	بیٹی سلمہ
۳	۴	۴		۱۳	
۱۵	۲۰	۲۰	۲۶	۲۶	۱۳
۳۰		۴۰	۵۲	۵۲	۲۶

عابدہ میت — مسئلہ دفعہ ۲ توافق بالربع — المبلغ ۲۴۰ — مافی الید ۲۰

بیوی صابرہ	بیٹا یار علی	پوتا ظفر الدین	پوتا بشیر الدین	پوتی سلمہ
۱/۵	۷/۲۵	۴	۴	۲

صابرہ میت — مسئلہ تداخل — المبلغ ۲۴۰ — مافی الید ۴۵

بیٹا یار علی	پوتا ظفر الدین	پوتا بشیر الدین	پوتی سلمہ
۱/۴۵	۴	۴	۴

المبلغ ۲۴۰ — الاحیاء

ظفر الدین	بشیر الدین	سلمہ	ساجدہ	یار علی
۵۲	۵۲	۲۶	۳۰	۸۰

(۲) حلیم نے انتقال کیا اور ایک بیوی مسماۃ زاہدہ اور تین لڑکے عبد الشکور عبد الغفور عبد الودود اور چار لڑکیاں کلثوم۔ خدیجہ رقیہ فاطمہ کو چھوڑا۔ بعدہ زاہدہ نے انتقال کیا۔ اور مذکورہ بالا تین لڑکے اور چار لڑکیوں کو چھوڑا۔

حلیم میت — مسئلہ تصحیح ۸۰

بیوی زاہدہ	بیٹا عبد الشکور	بیٹا عبد الغفور	بیٹا عبد الودود	بیٹی کلثوم	بیٹی خدیجہ	بیٹی رقیہ	بیٹی فاطمہ
۱/۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷	۷	۷

زاہدہ میت — مسئلہ تماثل — مافی الید ۱۰

بیٹا عبد الشکور	بیٹا عبد الغفور	بیٹا عبد الودود	بیٹی کلثوم	بیٹی خدیجہ	بیٹی رقیہ	بیٹی فاطمہ
۲	۲	۲	۱	۱	۱	۱

المبلغ ۸۰ — الاحیاء

عبد الشکور	عبد الغفور	عبد الودود	کلثوم	خدیجہ	رقیہ	فاطمہ
۱۶	۱۶	۱۶	۸	۸	۸	۸

(۳) بکر نے انتقال کیا۔ اور ایک بیٹا عبد الحفیظ اور تین بیٹی فاطمہ عائشہ خدیجہ کو چھوڑا پھر عبد الحفیظ نے انتقال کیا اور ایک بیوی آمنہ اور دو بیٹی صابرہ ساجدہ اور تین بہن فاطمہ عائشہ خدیجہ کو چھوڑا۔

بکر مسئلہ ۶

بیٹا عبدالحفیظ	بیٹی فاطمہ	بیٹی عائشہ	بیٹی خدیجہ
(۲)	۱/۳۶	۱/۳۶	۱/۳۶

عبدالحفیظ مسئلہ ۲۴ تصحیح ۷۲، تداخل فی حکم التوافق بالنصف المبلغ ۱۸۰ مافی الید ۲

بیوی آمنہ	بیٹی صابرہ	بیٹی ساجدہ	بہن فاطمہ	بہن عائشہ	بہن خدیجہ
۳/۹	۸/۲۴	۸/۲۴	۵	۵	۵

المبلغ (۱۸۰)

الاحیاء

فاطمہ	عائشہ	خدیجہ	آمنہ	صابرہ	ساجدہ
۴۱	۴۱	۴۱	۹	۲۴	۲۴

(۳۴) طالب نے انتقال کیا اور چار بیٹے زید عمرو خالد حامد اور ایک بیٹی زینب کو چھوڑا پھر عمرو نے انتقال کیا اور ایک بیوی ہندہ ایک بیٹا بکر اور دو بیٹی کلثوم میمونہ کو چھوڑا پھر بکر نے انتقال کیا اور بیوی حمیدہ اور ماں ہندہ اور ایک بیٹا محمود کو چھوڑا پھر محمود نے انتقال کیا اور ماں حمیدہ اور دادا کے تین بھائی زید خالد حامد کو چھوڑا۔

طالب مسئلہ ۹

بیٹا زید	بیٹا عمرو	بیٹا خالد	بیٹا حامد	بیٹی زینب
۲/۳۲	(۲)	۲/۳۲	۲/۳۲	۱/۱۶
۳۸۴		۳۸۴	۳۸۴	۱۹۲
۳۴۵۶		۳۴۵۶	۳۴۵۶	۱۷۲۸

عمرو مسئلہ ۸ تصحیح ۳۲ وفق ۱۶ تداخل فی حکم التوافق بالنصف المبلغ ۱۴۴ مافی الید ۲

بیوی ہندہ	بیٹا بکر	بیٹی کلثوم	بیٹی میمونہ
۱/۴	(۱۴)	۷	۷
۴۸		۸۴	۸۴
۴۳۲		۷۵۶	۷۵۶

بکر مسئلہ ۲۴ وفق ۱۲ توافق بالنصف المبلغ ۱۲۱۸ مافی الید ۱۴ وفق ۷

بیوی حمیدہ	ماں ہندہ	بیٹا محمود
۳	۴	۱۷
۲۱	۲۸	(۱۱۹)
۱۸۹	۲۵۲	

محمود مسئلہ ۳ تصحیح ۹ تباثن المبلغ ۱۵۵۵۲ مافی الید ۱۱۹

مان حمیدہ	دادا کے بھائی زید	دادا کے بھائی خالد	دادا کے بھائی حامد
۱		۲	
۳	۲	۲	۲
۳۵۷	۲۳۸	۲۳۸	۲۳۸

المبلغ ۱۵۵۵۲
الاحیاء

زید	خالد	حامد	زینب	ہندہ	کلثوم	میمونہ	حمیدہ
(۳۶۹۴)	(۳۶۹۴)	(۳۶۹۴)	(۱۷۲۸)	(۶۸۴)	(۷۵۶)	(۷۵۶)	(۵۴۶)

(۵) زید نے انتقال کیا اور ایک بیوی زینب چار لڑکے عمرو بکر خالد محمود اور ایک لڑکی ہندہ اور ایک بہن کلثوم کو چھوڑا۔ پھر بکر نے انتقال کیا اور ماں زینب اور تین بھائی عمرو خالد محمود اور ایک بہن ہندہ اور ایک پھوپھی کلثوم کو چھوڑا۔ پھر ہندہ نے انتقال کیا اور شوہر زبیر اور تین بھائی عمرو خالد محمود اور ایک پھوپھی کلثوم کو چھوڑا۔ پھر محمود نے انتقال کیا اور دو بھائی عمرو خالد ایک پھوپھی کلثوم کو چھوڑا۔ پھر خالد نے انتقال کیا اور ایک بھائی عمرو اور ایک پھوپھی کلثوم کو چھوڑا۔ پھر عمرو نے انتقال کیا اور دو لڑکے احمد و اسحاق اور پانچ لڑکیاں صغریٰ کبریٰ بشریٰ احسنیٰ حمریٰ کو چھوڑا۔

زید مسئلہ تصحیح ۴۲

زوجہ زینب	ابن بکر	ابن عمرو	ابن خالد	ابن محمود	بنت ہندہ	اخت کلثوم
۱			۷			م
۹	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۷	
۵۴		۸۴	۸۴	۸۴	۴۲	
۱۶۲		۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲		
۴۸۶						

۴۳۲

بکر مسئلہ ۶ تصحیح ۴۲ وفقہ ۶ توافق بالسبع المبلغ مافی الید ۱۴ وفقہ ۲

ام زینب	اخ عمرو	اخ خالد	اخ محمود	اخت ہندہ	عمہ کلثوم
۱		۵			م
۷	۱۰	۱۰	۱۰	۵	
۱۴	۲۰	۲۰	۲۰	۱۰	
۴۲	۶۰	۶۰	۶۰		
۱۲۶					

هندہ مسئلہ ۲ تصحیح ۶ وفقہ ۳ توافق بالنصف المبلغ ۱۲۹۶ مافی الید ۵۲ وفقہ ۲۶

زوج زبیر	اخ عمرو	اخ خالد	اخ محمود	عمہ کلثوم
۱ / ۲ / ۷۸ / ۲۳۴	۱ / ۲۶	۱ / ۲۶	۱ / ۲۶	م

محمود مسئلہ ۳ تداخل المبلغ ۱۲۹۶ مافی الید ۳۳۸

اخ عمرو	اخ خالد	عمہ کلثوم
۱ / ۱۶۹	۱ / ۱۶۹	م

خالد مسئلہ ۱ تداخل المبلغ ۱۲۹۶ مافی الید ۵۰۷

اخ عمرو	عمہ کلثوم
۱ / ۵۰۷	م

عمرو مسئلہ ۹ وفقہ ۳ توافق بالثلث المبلغ ۳۸۸۸ مافی الید ۱۰۱۴ وفقہ ۳۳۸

ابن احمد	ابن اسحاق	بنت صغریٰ	بنت کبریٰ	بنت بشریٰ	بنت حسنی	بنت حمری
۲ / ۶۷۶	۲ / ۶۷۶	۱ / ۳۳۸	۱ / ۳۳۸	۱ / ۳۳۸	۱ / ۳۳۸	۱ / ۳۳۸

المبلغ ۳۸۸۸

الاحیاء

زینب	زبیر	احمد	اسحاق	کبریٰ	صغریٰ	بشریٰ	حسنی	حمری
(۶۱۲)	(۲۳۴)	(۶۷۶)	(۶۷۶)	(۳۳۸)	(۳۳۸)	(۳۳۸)	(۳۳۸)	(۳۳۸)

بیان تقسیم ترکہ

جب ترکہ روپیہ یا اشرفی ہو اور اسکو ورثہ پر تقسیم کرکے ہر ایک کا حصہ معلوم کرنا ہو تو اسکے تین قاعدے ہیں (۱) اگر ترکہ و اصل مسئلہ میں تماثل کی نسبت ہو تو بلا ضرب ہر ایک کا حصہ معلوم ہو جائیگا (۲) اگر ترکہ و اصل مسئلہ میں توافق کی نسبت ہو تو ہر ہر وارث کے حصہ کو جو اصل مسئلہ سے ملا ہے ترکے کے وفق میں ضرب دیں پھر حاصل ضرب کو مسئلہ کے وفق سے تقسیم کر دیں خارج قسمت ہر وارث کا حصہ ہوگا (۳) اگر ترکہ و

اصل مسئلہ میں تباین کی نسبت ہو تو ہر ہر وارث کے پورے حصے کو پورے ترکہ میں ضرب دیں پھر حاصل ضرب کو پورے مسئلہ سے تقسیم کردیں خارج قسمت ہر وارث کا حصہ ہوگا۔ **مثال توافق**۔ زینب نے انتقال کیا اور شوہر ماں دو حقیقی بہن کو چھوڑا اور ۲۴ روپیہ چھوڑا۔ حسب قاعدہ بالا چھ سے مسئلہ ہوا اور آٹھ عول ہوا جسمیں سے تین شوہر کو اور ایک ماں کو اور دو دو دونوں بہنوں کو ملے۔ پھر دیکھا کہ مسئلہ ۸ اور ترکہ ۲۴ میں توافق بالربع کی نسبت ہے۔ پس شوہر کے حصہ تین کو ۲۴ کے وفق ۶ میں ضرب دیا تو اٹھارہ ہوئے پھر اسکو مسئلہ کے وفق ۲ سے تقسیم کردیا تو نو روپے شوہر کو ملے۔ اسی طرح تین روپے ماں کو اور چھ چھ روپے دونوں بہن کو ملے۔ **مثال تباین**۔ زینب نے انتقال کیا اور شوہر ماں و دو حقیقی بہن کو چھوڑا اور ۲۵ روپیہ چھوڑا۔ مسئلہ چھ اور عول آٹھ ہوا یہاں مسئلہ و ترکہ میں تباین کی نسبت ہے اسلئے شوہر کے حصے تین کو پورے ترکہ ۲۵ میں ضرب دیا حاصل ضرب ۷۵ ہوئے پھر اسکو پورے مسئلہ ۸ سے تقسیم کردیا تو نو روپے چھ آنے شوہر کو ملے اسی طرح ضرب و تقسیم کے بعد تین روپے دو آنے ماں کو اور چھ روپے چار آنے ہر ایک بہن کو ملے۔

بیان خنثیٰ

جسکے ذکر و فرج دونوں ہوں۔ تو اسکے مذکر و مؤنث کا اعتبار یوں کیا جائیگا کہ اگر وہ ذکر سے پیشاب کرے تو لڑکا ہو اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو لڑکی اور اگر دونوں سے پیشاب کرے تو جس جانب سے پہلے خارج ہوا ہو اسی کا اعتبار ہوگا۔ اور اگر دونوں جانب سے بیک مرتبہ نکلے تو خنثیٰ مشکل ہے۔ نیز بعد بلوغ اگر عورتوں سے جماع کرے یا

مردوں کے مثل پستان نہ اُٹھیں تو وہ مرد ہے۔ اور اگر پستان اٹھیں یا دودھ اترے یا حائضہ حاملہ ہو یا جماع کیے جانے کے قابل ہو تو عورت ہے اور اگر ان میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو یا دونوں ایک طرح ظاہر ہوں تو خنثیٰ مشکل ہے۔ اسکا حصہ دو تصحیح کے نکالتے ہیں ایک مسئلہ میں اسکو عورت قرار دیتے ہیں اور دوسرے میں مرد اور جس صورت میں کم حصہ ملے وہی حصہ اسکو دیتے ہیں نقشہ یہ ہے۔

ہندہ میت

مسئلہ ۶ عول ۸	
زوج	۳
ام	۱
اخت لام	۱
اخت لاب خنثیٰ	۳

مسئلہ ۶	
زوج	۳
ام	۱
اخت لام	۱
اخ لاب خنثیٰ	۱

پہلے مسئلہ میں خنثیٰ کو مؤنث فرض کیا گیا۔ حسب قاعدہ ۶ سے مسئلہ بنا اور ۸ عول ہوا جس میں سے تین شوہر کو اور ایک ماں کو ایک اخیافی بہن کو اور تین خنثیٰ کو ملے اور دوسرے مسئلہ میں خنثیٰ کو مذکر فرض کیا گیا اور عصبہ ہونے کی حیثیت سے ایک ملا۔ ان دونوں صورتوں میں کمتر حصہ ایک ہے اسلئے یہی حصہ خنثیٰ کو ملیگا۔

بیان حمل

جب کوئی شخص مرجائے اور کوئی بچہ حمل میں ہو جو اسکا وارث ہو سکتا ہو تو حمل والے بچہ کیلئے وہ حصہ رکھکر مال تقسیم کیا جائے جو حصہ مذکر یا مؤنث کے اعتبار سے بڑا ہو۔ پیدائش کے بعد اگر کل کا مستحق ہوا تو پورا دیدیا جائے گا ورنہ اسکو دینے کے بعد باقی ورثہ پر ان کے حصے کے اعتبار سے تقسیم کردیا جائیگا۔ اسکے حصہ معلوم کرنیکیلئے دو مسئلہ علحدہ علحدہ بنانیکی ضرورت ہے ایک میں حمل کو مذکر فرض کیا جائے اور دوسرے میں مؤنث۔ پھر دونوں مسئلے میں نسبت دیکھی جائے اگر توافق کی نسبت ہو تو ایک مسئلہ کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیں حاصل ضرب مسئلہ ہوگا۔ پھر حمل کو مذکر قرار دینے کی صورت میں جو ورثہ اسکے ساتھ ہیں انکے حصے کو

مسئلۂ مؤنث کے وفق سے ضرب دیں اور دونوں حاصل کو دیکھیں جسقدر کم ہوں وہ ورثہ پر تقسیم کردیے جائیں۔ اور فاضل کو رکھ دیں۔ نقشہ یہ ہے۔

المبلغ ۲۱۶

مسئلہ ۲۴

زوجہ	ام	اب	بنت	حمل مذکر
۳	۴	۴	۱۳ (۱۱۷)	
۲۷	۳۶	۳۶	۳۹	۷۸

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

زوجہ	ام	اب	بنت	حمل مؤنث
۳	۴	۴	۸	۸
۲۴	۳۲	۳۲	۶۴	۶۴

پہلا مسئلہ ۲۴ سے ہوا اسمیں سے تین زوجہ کو چار چار ماں باپ کو اور تیرہ بیٹی و حمل کے درمیان مشترک رہے۔ اور دوسرا مسئلہ ۲۴ سے ہوکر ۲۷ عول ہوا اس میں سے تین زوجہ کو اور چار چار ماں باپ کو اور آٹھ بنت کو اسیقدر حمل مؤنث کو دیا۔ پھر دونوں مسئلے میں نسبت دیکھا تو توافق بالثلث کی نسبت ہے اسلیے ۲۴ کے وفق ۸ کو ۲۷ میں ضرب دیا حاصل ضرب ۲۱۶ ہوئے یہی دونوں کا مخرج ہوا۔ پھر مسئلہ اول کے ہر وارث کے حصے کو مسئلہ ثانی کے وفق ۹ میں ضرب دیا حاصل ضرب ہر ایک کے حصے ہوئے۔ مثلاً زوجہ کے حصہ تین کو ۹ میں ضرب دیا تو اب ۲۷ اسکے حصے ہوئے اور ماں باپ کے چار چار سہام کو ۹ میں ضرب دیا تو ۳۶ - ۳۶ ہوئے۔ اور بنت و حمل کے مشترک سہام تیرہ ۱۳ کو ۹ سے ضرب دیا تو ۱۱۷ ہوئے جسمیں سے ۳۹ بنت کے اور ۷۸ حمل کے ہوئے پھر مسئلہ ثانی کے ہر وارث کے حصہ کو مسئلہ اول کے وفق ۸ میں ضرب دیا تو ۲۴ سہام زوجہ کے ہوئے اور ۳۲ - ۳۲ سہام ماں باپ کے اور ۶۴ سہام بنت کے اور اسی قدر حمل مؤنث کے ہوئے۔ پس کمتر حصے ورثہ پر تقسیم کردیے گئے یعنی زوجہ کو ۲۴ و ۲۷ میں سے ۲۴ ملے اور تین محفوظ رکھے گئے اور ماں باپ کو بجائے ۳۶ - ۳۶ ہر ایک کو ۳۲ ملے اور ۸ محفوظ رکھے گئے اور بنت کو بجائے ۶۴ - ۳۹ ملے۔ اور ۲۵ محفوظ رکھے گئے۔ مجموعہ اعداد محفوظہ ۳۶ ہوئے اور مبلغ سے بچا ہوا ۵۳ ہے۔ اس طرح پر کہ مبلغ ۲۱۶ ہے اور ہر ایک کو تھوڑا حصہ دینے پر ۱۶۳ تقسیم ہوئے اور ۵۳ باقی رہے۔ پس مجموعہ اعداد محفوظہ ۸۹ ہوئے جو ایک لڑکا کے حصے سے

زائد ہے اور یہ زائد رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ شاید حمل میں ایک لڑکا سے زائد ہو۔ اور جب مال ایک ہی لڑکا کا ہوگا تو یہ بچے اپنے حق کو نہیں پہونچیں گے اب اگر حمل سے ایک لڑکا پیدا ہوا تو جو حصے زوجہ اور ابوین کے محفوظ رکھے گئے تھے وہ انکو دیکر مابقی ۸۰ لڑکا کو ملیگا۔ اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو ۲۵ سہام محفوظہ بنت سابقہ کو دیکر مابقی ۶۴ سہام اس بنت کو ملیگا۔

بیان مفقود

مفقود وہ ہے جسکے مقام اور موت وحیات کا حال معلوم نہ ہو۔ عام ازیں کہ خود غائب ہوگیا ہو یا دشمن گرفتار کرکے لے گیا ہو۔ اسکا حکم یہ ہے۔ کہ وہ اپنے مال میں زندہ ہو۔ یعنی اسکا مال ورثہ پر تقسیم نہیں ہوسکتا یہانتک کہ اسکے موت کی خبر معلوم ہو۔ یا مدت ۹۰ نوّے برس گزر جائے اور اگر اسکے کوئی مورث مرجائیں تو مفقود کا حصہ علحدہ رکھا جائیگا۔ مدت مذ گزرجانے کے بعد مفقود کا اپنا مال اسکے موجودہ ورثہ پائیں گے اور جو حصے اسکے واسطے مورث کے مال سے علحدہ رکھے گئے تھے وہ مورث کے ورثہ پر تقسیم کردئے جائینگے مفقود کے مسئلہ کی تصحیح کا طریقہ مثل حمل کے طریقہ کے ہے مفقود کو زندہ ومردہ فرض کرکے دو مسئلے بنائے جائیں اور جس صورت میں ورثہ کے حصے زائد مقدار میں وہ رکھدئے جائیں اور کمتر حصے موجودہ ورثہ پر تقسیم کردئے جائیں تباین کا نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ ۲ تصحیح ۸ المبلغ ۵۶

زوج	اخت	اخت	اخ مفقود حی
۱	۱		
۴	۱	۱	۲
۲۸	۷	۷	۱۴

مسئلہ ۶ عول ۷

زوج	اخت	اخت	اخ مفقود میت
۳	۲	۲	
۲۴	۱۶	۱۶	

پہلے مسئلہ میں مفقود کو زندہ فرض کیا گیا اور حسب قاعدہ ۲ سے مسئلہ بنا۔ ایکمہ زوج کو اور ایک بھائی بہن کے درمیان مشترک رہا اعداد سہام ورؤس میں تباین ہے اسلئے اعداد رؤس

چار کو مسئلہ ۲ میں ضرب دیا حاصل ضرب آٹھ ہوئے۔ جسمیں سے چار زوج کو اور دو اخ مفقود کو اور ایک ایک دونوں بہن کو دیا اور دوسرے مسئلہ میں مفقود کو مردہ فرض کیا گیا اور مسئلہ ۶ سے ہوا۔ تین زوج کو اور دو دو دونوں بہنوں کو ملے۔ اسمیں عول ۶ سے ۷ کی طرف ہوا پھر دونوں مسئلے میں نسبت دیکھا تو تبائن کی نسبت ہے۔ اس وجہ سے ۸ کو ۷ میں ضرب دیا حاصل ضرب ۵۶ ہوئے۔ یہی دونوں مسئلہ کا مخرج ہوا۔ پھر مسئلہ اول کے ورثہ کے سہام کو کل مسئلہ ثانی میں ضرب دیا تو زوج کو مسئلہ اول میں چار ملا تھا ضرب کے بعد ۲۸ ملے۔ اور ہر ایک بہن کو ایک ایک ملا تھا اب سات سات ملے اور اخ مفقود کو ۲ ملا تھا اب چودہ ۱۴ ملے۔ اسی طرح مسئلہ ثانی کے ورثہ کے سہام کو مسئلہ اول میں ضرب دیا تو زوج کو ۲۴ دونوں بہنوں کو ۱۶-۱۶ ملے پھر ہر ایک کے سہام پر نظر کر کے کمتر حصے ورثہ پر تقسیم کر دئے گئے۔ یعنی بجائے ۲۸ کے ۲۴ زوج کو دئے گئے۔ اور چار محفوظ رکھے گئے اور ۷-۷ دونوں بہنوں کو دئے گئے اور ۹-۹ محفوظ رکھے گئے۔ مجموعہ اعداد محفوظ ۲۲ ہوئے توافق کا نقشہ یہ ہے۔

مسئلہ تصحیح ۲۴ المبلغ ۲۴

زوج مفقود حی	بنت	بنت	ابن	ابن	زوج مفقود میت	بنت	بنت	ابن	ابن
۲/۶	۱/۳	۱/۳	۲/۶	۲/۶	م	۱/۴	۱/۴	۲/۸	۲/۸

اسمیں پہلا مسئلہ ۶ سے ہوا۔ جسمیں سے دو زوج کو اور ایک ایک بنت کو اور دو دو ابن کو ملے۔ اور دوسرا مسئلہ ۸ سے ہوا۔ جسمیں سے ایک ایک بنت کو اور دو دو ابن کو ملے۔ ان دونوں مسئلے میں توافق بالنصف کی نسبت ہے۔ اسلئے ایک مسئلہ کے نصف کو دوسرے مسئلہ کے کل میں ضرب دیا حاصل ضرب ۲۴ ہوئے۔ پھر مسئلہ اول میں جو ورثہ ہیں انکے سہام کو دوسرے مسئلہ کے وفق ۳ میں ضرب دیا تو زوج کے حصے ۶ اور ہر ایک بنت کے حصے تین تین اور ہر ایک ابن کے حصے چھ چھ ہوئے۔ اسی طرح مسئلہ ثانی میں جو ورثہ ہیں انکے سہام کو مسئلہ اول کے وفق ۴ میں ضرب دیا۔ تو ہر ایک بنت کو چار چار اور ہر ایک ابن کو آٹھ آٹھ ملے۔ پس ہر ایک وارث کو کمتر حصے دئے گئے۔ یعنی بنات کو

تین تین دیئے گئے اور ایک ایک محفوظ رکھا گیا۔ اور لڑکوں کو ۶-۶ دیئے گئے اور دو دو محفوظ رکھے گئے مجموعہ اعداد محفوظ چھ ہوئے۔ اور اگر زوج مفقود واپس آئیگا تو وہ حصہ جو محفوظ رکھا گیا ہے پائیگا ورنہ مورث کے ورثہ پر بعد گزرنے مدت عمر کے تقسیم کر دیا جائے گا۔

بیان مرتد

جو شخص اسلام چھوڑ دے اور اسی حالت میں مرجائے یا قتل کردیا جائے یا دارالاسلام کو چھوڑ کر دارالحرب میں وطن بنائے اور قاضی اس پر حربی کا حکم نافذ کردے۔ تو حالت اسلام کی کمائی اسکے مسلمان ورثہ کو ملیں گے۔ اور حالت ارتداد کی کمائی بیت المال میں جمع رکھا جائیگا اور مرتدہ عورت کی کمائی خواہ حالت اسلام کی کمائی ہو خواہ حالت ارتداد کی اسکے مسلمان ورثہ پر تقسیم کردئے جائیں گے۔ مرتد و مرتدہ نہ آپس میں وارث ہوں گے نہ مسلمانوں کے وارث بنیں گے۔ مگر جب پورے پرگنہ یا ضلع کے لوگ مرتد ہو جائیں (نعوذ باللہ من ذالک) تو آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

بیان قیدی

جس مسلمان کو کفار گرفتار کرکے لیجائیں۔ اس کا حکم مثل مسلمان کے ہے۔ جب تک وہ دین اسلام پر ہو اور اگر مرتد ہو جائے تو اس کا حکم مرتد کا ہے۔ اور اگر اسکی حیات و موت و ارتداد کا حال معلوم نہ ہو تو اسکا حکم مفقود کا ہے۔

جل کر ڈوب کر دب کر ہلاک ہونے والی جماعت کا بیان

جب کوئی جماعت ڈوب کر یا جلکر یا کسی چیز سے دب کر مرجائے۔ اور ان کی موت کا حال

بالترتیب معلوم نہ ہو تو فرض کیا جائے گا کہ سب ایک ہی دفعہ مرے۔ اور ان کا مال ہر ایک موجود وارث کو ملے گا۔ اور مناسخہ کے قاعدہ سے ان کا مال تقسیم نہ ہوگا بلکہ ہر ایک مورث کا مسئلہ علیحدہ علیحدہ بنایا جائیگا۔ مثلاً زید و بکر دو بھائی کسی چیز سے دبکر مرے اور زید نے ایک بیٹی ایک بیوی اور ماں اور ایک بھائی کو چھوڑا۔ اور بکر نے ایک بیٹی اور ایک بیوی اور ماں اور ایک بھائی کو چھوڑا۔ اس صورت میں دونوں مسئلے ۲۴ ہی سے ہوں گے۔ مسئلہ اول میں ۱۲ بیٹی کو اور ۳ بیوی کو اور ۴ ماں کو اور ۵ بھائی کو ملیں گے۔ اور مسئلہ ثانی میں بھی اسیطرح تقسیم ہوگا۔ پس دونوں تصحیح سے ماں کو مجموعہ حصے ۸۔ اور بھائی کو ۱۰ اور لڑکیوں کو بارہ بارہ اور ہر ایک کی بیویوں کو ۳۔۳ ملے اور اسمیں بکر نہ زید کا وارث ہوا اور نہ زید بکر کا وارث ہوا۔

تمت بتوفیق اللہ عزوجل۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ٥

۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ

ملنے کا پتہ

ن۱ اثمینی کتبخانہ تجارتی محلہ سبزی باغ، بانکی پور پٹنہ

ن۲ (مولوی حافظ) حفیظ الرحمن و محمد نظام الدین محلہ بسار بگھہ ڈاکخانہ سوہ سرائے ضلع پٹنہ بہار شریف

ن۳ سید شاہ محمد طٰہٰ کتب فروش بہار شریف بازار

ملنے کا پتہ

۱۔ شمسی کتبخانہ تجارتی محلہ سبزی باغ بانکی پور۔ پٹنہ

۲۔ (مولوی حافظ) حفیظ الرحمن و محمد نظام الدین محلہ بسار بگہہ ڈاکخانہ سوسرائے ضلع پٹنہ بہار شریف

۳۔ سید شاہ محمد طہٰ کتب فروش بہار شریف بازار